مجلہ 2000ء

امام احمد رضا کانفرنس

اسلام آباد

۱۵/ نومبر ۲۰۰۰ء بروز بدھ ہوٹل انوائے کانٹی ننٹل، اسلام آباد

مجلس علماء
بانی ○ سید محمد ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ
سرپرست
○ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ○ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
صدر ○ سید وجاہت رسول قادری
نائب صدور
حاجی شفیع محمد قادری
پروفیسر ڈاکٹر عبد الباری صدیقی
جنرل سیکریٹری
پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
جوائنٹ سیکریٹری
منظور حسین جیلانی
سیکریٹری اطلاعات و مطبوعات
حاجی عبد اللطیف قادری
اراکین
سید ریاست رسول قادری
محمد حنیف رضوی
سید اویس علی قادری
آفس منیجر
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
اکاؤنٹس منیجر
سید محمد خالد القادری
اسلام آباد شاخ
چیئرمین:۔ کے۔ ایم۔ زاھد
اِدارہ تحقیقاتِ امامِ احمد رضا (رجسٹرڈ) پاکستان
مرکزی دفتر: ۲۵، دوسری منزل، جاپان مینشن، ریگل صدر کراچی۔ پوسٹ کوڈ ۷۴۴۰۰، پوسٹ بکس ۴۸۹ فون ۷۷۲۱۲۱۹/۷۷۲۵۱۵۰، ٹیلیگرام "المختار"
شاخ: ڈی۔۴/۴۴، اسٹریٹ ۳۸، سیکٹر ۶/۱-ایف، اسلام آباد۔ پوسٹ کوڈ ۴۴۰۰۰ پوسٹ بکس: ۲۹۱۰، ٹیلیفون: ۲۸۲۵۵۸۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سخن ہائے گفتنی

صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

ناظر روئے تو صاحب نظر آنند ولے
سر گیسوئے تو در ہیچ سرے نیست کہ نیست

(حافظ)

آج جس نابغۂ عصر اور ذی وقار شخصیت کے یوم وصال پر دنیائے علم ودانش اس کو خراج تحسین پیش کر رہی ہے اس کا نام نامی امام احمد رضا خاں ابن علامہ نقی علی خاں بریلوی ہے وہ ۱۰؍ شوال مکرم ۱۲۷۲ھ / ۱۴؍ جون ۱۸۵۶ء کو ہندوستان کے صوبہ یوپی کے مشہور شہر بریلی میں پیدا ہوئے اور ۲۵؍ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ / ۲۸؍ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو اسی شہر میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ علیہ الرحمۃ الواسعہ بلاشبہ وہ اپنے دور کے ایک نابغۂ روزگار عالم دین، متبحر حکیم، عبقری فقیہہ، صاحب نظر صوفی، جید مفسری قرآن، عظیم محدث، سحر بیان خطیب، صاحب طرز قلم نگار اور ادیب، استاد زمن شاعر، منفرد اسلوب کے نعت گو اور ہزار سے زیادہ کتب ورسائل کے مصنف ومؤلف تھے۔ اگر ایک طرف وہ تبحر علمی، زہد و تقویٰ اور روحانی تصرفات کے اعلیٰ معیاری نمونہ تھے تو دوسری طرف آقائے دوجہاں سید عالم ﷺ کے عاشق صادق کی ایک مثالی عملی تصویر تھے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی اب کوئی ڈھکی چھپی شخصیت نہیں۔ ان کی تصانیف اور ان کی شخصیت اور ملی کارناموں پر اب اس قدر تحقیقی اور تصنیفی کام ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے کہ اب ان کا شمار عالم اسلام کی معروف ترین مشاہیر میں ہوتا ہے۔ ان کے علمی وقار اور تاریخ ساز قد و قامت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے عہد کے عرب و عجم کے یگانۂ روزگار علماء اور دانشوروں نے ان کو اپنے وقت کا امام، وحید العصر فقیہہ اور مجدد دین تسلیم کیا ہے پچھلوں نے تو ان کے متعلق بہت کچھ کہا اور لکھا لیکن گذشتہ کئی برسوں تک ان کی مجلّٰی و مصفّٰی شخصیت کو معاندین اور حاسدین کی طرف سے گرد آلود کرنیکی منظم کوشش کے باوجود اب ان کی شخصیت دوبارہ نکھر کر سامنے آرہی ہے۔ اکناف عالم میں یعنی بین الاقوامی سطح پر ان کی شخصیت و کردار کی طرف رجوع کیا جارہا ہے۔

علماء محققین اور علوم اسلامی اور دیگر علوم عقلیہ اور نقلیہ کے ماہرین ان کی علمی مآخذ کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں ان کی نایاب اور غیر مطبوعہ کتب کو تلاش کر کے اہل علم کے سامنے لایا جارہا ہے اور اس پر عالمی جامعات میں تحقیقی مقالے لکھے جارہے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند، امریکہ برطانیہ، بنگلہ دیش اور ہالینڈ وغیرہ کے علاوہ اب عالم عرب میں بھی امام احمد رضا کی شخصیت اور ان علمی کارناموں کو دوبارہ پذیرائی حاصل ہو رہی ۲۵؍ سے زیادہ عالمی جامعات میں ان پر تحقیقی کام ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ حال میں سب سے اہم کام جامعۃ الازہر

الشریف، قاہرہ میں ہوا ہے۔ دو حضرات امام احمد رضا علیہ الرحمۃ پر ایم۔ فل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک مولانا مشتاق احمد شاہ الازہری حفظہ اللہ استاذ عربی جامعہ غوثیہ بھیرہ شریف (سرگودھا) ہیں۔ ان کے مقالے کا عنوان تھا "الامام احمد رضا واثرہ فی الفقہ حنفی"۔ دوسرے مولانا ممتاز احمد سدیدی ابن علامہ عبدالحکیم شریف قادری حفظہما اللہ ہیں۔ ان کے مقالے کا عنوان "امام احمد رضا خاں البریلوی الھندی، شاعراً عربیاً" ہے۔ جامعہ ازہر کے فاضل ڈاکٹر سید حازم محفوظ مصری سے بین الاقوامی تحقیقاتی ادارہ "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (پاکستان) کراچی نے رابطہ کیا۔ ۱۹۹۸ء میں امام احمد رضا کانفرنس میں ان کو بطور مہمان مقالہ نگار مدعو کیا۔ انہوں نے ایک وقیع مقالہ عربی میں پیش کیا۔ پھر وہ مصر میں امام احمد رضا پر عربی زبان میں تحقیق و تصنیف کا ایک نشان بن گئے۔ ان کی خاص توجہ نے جامعہ ازہر میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔

.........انہوں نے امام احمد رضا کا عربی کلام تلاش بسیار کے بعد جمع کیا اور نئی تدوین و ترتیب کے ساتھ "بساتین الغفران" کے نام سے کراچی اور لاہور سے شائع کر لیا۔

.........انہوں نے جامعہ ازہر کے اساتذہ، قاہرہ کے محقق علماء و مشائخ ادباء و شعراء کو امام احمد رضا کے متعلق حقائق سے آگاہ کیا اور ان سے امام احمد رضا پر لکھوایا، لکھنے والوں میں قاہرہ کی بین الاقوامی شہرت یافتہ اور کتب کثیرہ کی مصنف مندرجہ ذیل شخصیات شامل ہیں:

1- دکتور حسین مجیب المصری 2- دکتور محمد عبدالمنعم خفاجی 3- دکتور القطب یوسف زید

4- دکتور رزق مرسی ابوالعباس علی 5- دکتور ابراہیم محمد ابراہیم 6- الاستاذ محمود جیرۃ اللہ محقق تراث الاسلامی وغیرھم۔

.........ڈاکٹر حازم صاحب نے ایک تحقیقی مقالہ "الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خاں والعالم العربی" قلمبند کیا۔

.........امام احمد رضا کے ۸۰ رویں عرس پر ایک یادگاری مجلہ "الکتاب التذکاری، مولد الامام احمد رضا خاں" جامعہ ازہر قاہرہ سے شائع کیا، جس میں عربی اور اردو میں مقالات ہیں۔

.........خود ان کی اہلیہ محترمہ نبیلہ اسحاق بھی محقق ہیں انہوں نے بھی امام احمد رضا کی شخصیت کے حوالے سے کئی تحقیقی مقالے عربی اور اردو میں سپرد قلم کئے ہیں۔

.........شیخ حازم صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ نے ایک مقالہ "امام احمد رضا خاں فی صحافۃ المصریہ" مرتب کیا۔

.........ایک اور اہم کام یہ ہوا کہ انہوں نے "سلام رضا" کا عربی میں منثور ترجمہ کیا، پھر اس منثور ترجمہ کو دکتور حسین مجیب صاحب نے منظوم عربی میں "المنظومۃ السلامیہ فی مدح الخیر البریہ" کے عنوانات سے منتقل کیا، جس کو استاذ فتحی نصار صاحب نے دار الثقافیہ للنشر، قاہرہ سے ۱۹۹۹ء میں شائع کیا۔

.........انہوں نے حدائق بخشش کی منتخب نعتوں کا منثور ترجمہ کیا جس کو دکتور حسین مجیب صاحب نے منظوم کیا۔

.........غالباً انہی کاموں سے متاثر ہو کر جامعہ ازہر قاہرہ کے ایک پاکستانی استاذ زائر، (Visiting Prof) ڈاکٹر نجیب جمال صاحب (کلیۃ اللغات والترجمہ) نے کلام رضا کا مختصر انتخاب بعنوان "نظارۂ روئے جاناں" مرتب کیا ہے جو ان کے ایک تعارفی مقالہ کے ساتھ ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی لاہور سے شائع ہوا۔

ستمبر ۱۹۹۹ء میں راقم نے حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری زید مجدہ، شیخ الحدیث [illegible]

ہمراہ، جامعہ ازھر، قاھرہ کا دورہ کیا اور وہاں کے علمی حلقوں، جامعات اور مشائخ کرام سے امام احمد رضا کی شخصیت اور [illegible]

کارناموں سے بھرپور تعارف کرایا، اور وہاں کی جامعات اور [illegible] لائبریریوں میں امام احمد رضا اور دیگر علماء [illegible]

کا عطیہ دیا۔ اس سے قبل، علامہ بحر العلوم کے بعد امام احمد رضا اور [illegible] صغیر کے علماء اہل سنت کوئی تصنیف [illegible]

تھی۔ ہم لوگوں نے اپنے سفر کے اختتام پر شیخ حازم صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی تعاون کے ساتھ جامعہ ازھر [illegible]

ہال میں پہلی بار "امام احمد رضا کانفرنس" کا انعقاد کیا۔ جس میں وکیل الکلیہ دکتور فوزی عبدربہ حفظہ اللہ نے شیخ الازھر کی نیابت میں

صدارت کی اور صدارتی خطبہ دیا۔ اس کے علاوہ دکتور رزق مرسی ابو العباس علی، دکتور حسین مجیب المصری [illegible]

جیرۃ اللہ حفظہم اللہ نے امام احمد رضا کی شخصیت کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ اس کی پوری روئداد [illegible]

سدیدی الازھری نے مرتب کی ہے جو نقریب ادارہ کتابی صورت میں شائع کر رہا ہے۔

امام احمد رضا کی شخصیت کا ایک اہم گوشہ علوم اسلامی کے علاوہ جدید سائنسی علوم پر گہری دسترس اور ان موضوعات پر ان کی نگارشات ہیں، جس کی مثالیں ان کے مجموعہ فتاویٰ "العطایہ النبویہ فی فتاوی الرضویہ" جو جدید تحقیقی انداز میں ترتیب شدہ تقریباً ۳۰؍ جلدوں پر مشتمل ہے (اور ۱۸؍ جلدیں رضا فاؤنڈیشن لاہور، مفتی عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کی سرپرستی میں شائع کر چکا ہے)، بکثرت ملتی ہیں لیکن اس کے علاوہ بھی انہوں نے علوم ریاضی، جیومیٹری، ٹرگنومیٹری الجبرا، ھندسہ، کمسٹری، فزکس، جفر وغیرہ پر کئی یادگار کتب چھوڑی ہیں۔

امام احمد رضا "عشق رسول ﷺ" کی دیوانگی کے باوجود نگاہ علم و عرفان کی فرزانگی اور حکمت و دانائی کی بصیرت بھی رکھتے تھے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تاریخ کے ہر نازک موڑ پر مسلمانان ھند کی صحیح رہنمائی اور راہبری کا فریضہ انجام دیا۔ اظہار ابلاغ حق میں وہ نہ تو انگریز سے ڈرے اور نہ ھندو سامراج سے دبے۔ وہ واحد شخص تھے کہ جب بڑے بڑے جبہ و دستار والے گاندھی کی آندھی میں بہہ رہے تھے انہوں نے گاندھی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی، اس کی منافقانہ پالیسیوں کی کھل کر مخالفت کی اور مسلمانان ہند کو اس کی عیارانہ چالوں سے ہوشیار کر کے ان کو اپنا علیحدہ سیاسی پلیٹ فارم بنانے کی ہدایت کی جو آپ کے وصال کے بعد آگے چل کر مسلم لیگ کی صورت میں منتج ہوئی اور پھر جس سے قیام پاکستان کی راہ ہموار ہوئی۔ انہوں نے آج سے تقریباً ۸۸؍ سال قبل مسلمانان عالم کی فلاح کیلئے جو اقتصادی، سماجی، اصلاحی اور فلاحی، رہنما اصول دئے وہ اس وقت کا بڑے سے بڑا سیاسی اور دینی ذہن نہ دے سکا۔ انہوں نے اس رہنما پروگرام میں اسلامی بینکاری، بچت سرمایہ کاری، فروغ صنعت و حرفت و تجارت مسلم مشترکہ منڈی، فروغ تعلیم اور سلطنت اسلامی کی سلامتی وبقا ترقی کے لئے حسب استطاعت مدد و نصرت اور جہاد میں حسب استطاعت وحیثیت شرکت کا جو نظریہ پیش کیا تھا اس کی آج بھی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی اس وقت تھی۔ اگر مسلم زعماء اور حکمرانوں نے اس وقت اس پر عمل کیا ہوتا تو آج مسلمانوں کی اقتصادی، سیاسی اور فوجی قوت کہیں بہتر ہوتی۔ آج بھی اگر ہم نصرانی اور صیہونی طاغوتوں اور ان کی اقتصادی ناکہ بندی کے ہیولہ بد (Vicious Circle) سے نکلنا چاہتے ہیں تو اس کا واحد حل امام احمد رضا کے پیش کردہ اس پروگرام پر خلوص دل سے عمل درآمد پر ہے۔

مختصر یہ کہ امام احمد رضا کی ذات محض ایک فرد کی ذات نہیں بلکہ اپنی ذات میں ایک ادارہ ہے، کون سا علم ہے جس پر انہوں نے قلم نہیں اٹھایا، کون سا فن ہے جس پر انہوں نے اپنی تحریروں میں دریا نہ بہائے ہوں۔ ان کے علم و فن کا سرمایہ اتنا عظیم ہے کہ اس سے [illegible] اس پر تحقیق و تصنیف کے کام کو آگے بڑھانے کیلئے ایک نہیں کئی بڑے اداروں کی ضرورت ہے۔ انہی مقاصد حسنہ کے حصول کیلئے آج سے [illegible] کراچی میں "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" کا قیام عمل میں آیا جو بحمد اللہ اب ایک بین الاقوامی ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جس کے سرپرستوں میں ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مد ظلہ العالی، حضرت علامہ تقدس علی خاں بریلوی اور علامہ شمس الحسن شمس بریلوی رحمہما اللہ تعالیٰ جیسی عظیم علمی اور محقق شخصیات ہیں اور جس کے بانی اور تاحیات صدر سید ریاست علی قادری علیہ الرحمۃ تھے۔ اسلام آباد برانچ جس کے چیئرمین آج جناب کے-ایم-زاھد صاحب زید عنایۃ ہیں، اس کی [illegible] کا سہرا بھی جناب سید ریاست علی قادری رحمۃ اللہ کے سر ہے۔ سید صاحب مرحوم مغفور ٹیلیفون ڈپارٹمنٹ میں ملازم تھے۔ ۱۹۹۱ء میں ان کا تبادلہ اسلام آباد ہوا تو انہوں نے ادارہ کا ایک ذیلی دفتر یہاں قائم کیا۔ ادارہ کے دفتر کے حصول کے سلسلے میں اگر سابق وفاقی وزیر حاجی حنیف محمد طیب صاحب زید مجدہ کا شکریہ ادا نہ کیا جائے تو یہ ناسپاسی ہو گی سچ تو یہ ہے کہ اگر ان کی ذاتی دلچسپی اور مدد نہ ہوتی تو ہمارے لئے یہاں اسلام آباد میں ادارے کے دفتر کا قیام تقریباً ناممکن تھا۔ سید صاحب کے انتقال کے بعد اسلام آباد برانچ کے لئے کوئی ایسی شخصیت یا ٹیم ایسی نہ مل سکی جو اس کو صحیح خطوط پر چلا سکے، چند سالوں میں کئی تبدیلیاں کی گئیں لیکن بے فائدہ رہیں۔ جب سے کے-ایم-زاھد صاحب نے چارج سنبھالا ہے یہاں کے انتظامات میں بہتری ہوئی ہے لیکن ابھی تک خاطر خواہ نتائج نہیں حاصل ہو سکے ہمیں امید واثق ہے کہ ان شاء اللہ جناب زاھد صاحب ماہر رضویات محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی سرپرستی اور اسلام آباد اور اس کے اطراف کے مخلص اہل علم حضرات خصوصاً محترم حافظ ڈاکٹر محمد طفیل صاحب، علامہ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صاحب معروف محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب، ریسرچ اسکالر پروفیسر مجیب احمد صاحب، حفظہم اللہ تعالیٰ کی مشورۃ اور رہنمائی میں ایک ایسی ٹیم بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے جو ادارے کے مقاصد کی روشنی میں یہاں تحقیقی اور تصنیفی کام کو بڑھائیں گے۔ ہم ان کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔

اس وقت ہمارا ملک جن نازک حالات سے گزر رہا اس کا تقاضا یہ ہے کہ امام احمد رضا جیسے عاشق رسول ﷺ مصلح قوم اور ہمدرد ملت اسلامیہ کے حکیمانہ افکار خیالات سے علمی، سرکاری اور عوامی سطح پر زیادہ سے زیادہ استفادہ کیا جائے یہی نہیں بلکہ ہر سطح پر اس کی زیادہ سے زیادہ ترویج و اشاعت بھی کی جائے۔ تحقیق و تدقیق اور تصنیف و تالیف کے عمل کو ان کے افکار و پروگرام کی نہج پر آگے بڑھایا جائے۔ آج ہم نے اگر اپنے اسلاف کرام کے نظریات و افکار اور علمی ورثہ سے فائدہ نہ اٹھایا تو کل اغیار خصوصاً دشمن اسلام اور دشمن رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام، یہود و ہنود اور نصاریٰ ہمارا سب کچھ برباد کر چکے ہوں گے۔ لہٰذا آج ہمیں بیدار ہونا ہے اور عالم اسلام کو بیدار کرنا ہے، محبت الٰہی اور عشق مصطفیٰ ﷺ پر مبنی صحیح اسلامی فکر اور اپنی سیاسی اور معاشی آزادی کے رہنما اصول کو اپنا کر اقوام عالم میں اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرنا ہے۔ علامہ اقبال نے فکر رضا سے متاثر ہو کر یہی پیغام دیا تھا۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے ۔۔۔ دھر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه سید نا مولانا محمد و علی اله واصحابه وبارك وسلم وآخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

پیش لفظ

کے . ایم . زاھد

(چیئر مین ، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا ، اسلام آباد)

نسل انسانی کی طویل تاریخ اپنے سینے میں متعدد ایسی شخصیات کو محفوظ کئے ہوئے ہے جن کے وجود سے عالم انسانیت کو فلاح کی توفیق حاصل ہوئی، دین کے حوالے سے ائمہ کرام، محد ثین و مفسرین، فقہاء و صوفیاء کی ایک کہکشاں منور ہے۔ ہر وجود محترم اور لائق تعظیم ہے۔ ایسا ہی ایک وجود انیسویں صدی نے سر زمین بر صغیر پر علم و عمل کی روشنیاں بکھیرتے دیکھا۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ زوال پذیر معاشرے اور انحطاط کی طرف اترتی ہوئی مسلم امت کے لئے بیداری کا پیغام بن کر آئے۔ نظریات کا فساد، اعمال کا بگاڑ اور سیرت و کردار کا زوال روح فرسا تھا، بے یقینی اور بے عملی کا زہر سارے معاشرے کو متعفن کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا، مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رحمت ہوئی کہ خطہ بریلی میں اس محسن ملت کا ظہور ہوا۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ عالم بے بدل تھے، مفسر و محدث تھے، فقیہ نکتہ بیں تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عاشق رسول مقبول ﷺ تھے۔ آپ نے عشق و مستی کا پیغام اس جرأت اور قوت سے دیا کہ بد عقیدگی کے ایوانوں پر زلزلہ طاری ہو گیا۔ عشق و محبت کا سفیر بغیر کسی خوف کے اپنے مشن پر رواں دواں رہا۔ قوتِ عشق نے بہت جلد راستہ ہموار کر لئے اور ایک انقلاب برپا ہوا، محبت کے زمزمے پھوٹنے لگے، مدح سرائی کے نغمے بلند ہوئے اور دلوں میں عشق رسول ﷺ کی قندیل روشن ہوتی چلی گئیں۔

"ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان" اس مشن کے ساتھ وجود میں آیا کہ اس پیغام محبت کو عام کیا جائے، بے یقینی کا زنگ اتارا جائے اور نور ایمان کے چراغ فروزاں کئے جائیں۔ الحمد للہ ہم کراچی کے بعد اسلام آباد میں بھی ہر

سال اس بزمِ عشق کو برپا کرنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ مستند علماء، لائق احترام صوفیاء اور وطن عزیز کے مرد آور دہ دانش ور تشریف لاتے ہیں اور ہم سب محفل محبت میں اکٹھے ہو کر امام وقت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ آج کی یہ "امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۰ء" بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صالحین کے ذکر کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

"ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان" کی اسلام آباد شاخ اس مشن کو مزید قوت دینے کے لئے چند منصوبوں پر کام کر رہی ہے، مجھے امید ہے کہ ہم جلد ہی بہتر پیش رفت کا مظاہرہ کر سکیں گے۔

............ہماری خواہش اور کوشش ہے کہ ہم "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" کیلئے ایک قطعہ زمین حاصل کریں جس پر ایک خوبصورت عمارت تیار ہو جو عشاق رسول ﷺ کے مل بیٹھنے، علمی کام کرنے اور عملی اقدامات تجویز کرنے کا مرکز ہو۔ میں ذاتی طور پر اس سلسلے میں قطعہ زمین پیش کر رہا ہوں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

............ہم ایک عمدہ اور لائق حوالہ لائبریری کے قیام کے لئے بھی جدو جہد کر رہے ہیں۔ ہزاروں کتابوں کی فراہمی کا اہتمام کر رہے ہیں اور جلد ہی اس سلسلے میں مزید پیش رفت ہو گی۔

............ہمارا ارادہ ہے کہ وضو، نماز کے عملی مظاہرہ کے لئے ایک رہنما ویڈیو کیسٹ تیار کریں تاکہ وہ لوگ جو ان بنیادی اعمال سے پوری طرح واقف نہیں ہیں، اس کے ذریعے اپنی اصلاح کر سکیں اور نوخیز مسلم طلبہ میں عمل کی اہمیت واضح ہو سکے۔

............"ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان" عنقریب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے ترجمہ قرآن "کنزالایمان" کو نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب انداز میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ اس کا فیضان خوب عام ہو۔ ان شاء اللہ۔

امام احمد رضا کے افکار و مشن کو بین الاقوامی سطح پر عام کرتے ہوئے "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان" نے اپنے سالانہ "معارف رضا" کو جنوری ۲۰۰۰ء سے ماہوار شائع کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ الحمد للہ ہر ماہ پابندی سے شائع ہو کر دنیائے علم و ادب کو چشمہ فیض رضا سے فیضیابی کی سبیل فراہم کر رہا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی پروگرام ہمارے پیش نظر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے ان کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عنایت فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایوانِ صدر
مظفرآباد

حکومت آزاد جموں و کشمیر

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ قومی کانفرنس کے پر سعادت موقعہ پر

پیغام

عالم اسلام کے نابغہ روزگار عالم، برصغیر کی علمی میراث کے امین، اسلامی فکر کے داعی، مبلغ اسلام اور سچے عاشق رسول حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ دینی اور عصری علوم کے جیّد عالم تھے۔ انھوں نے قریباً تمام دینی علوم اور مروجہ علوم و فنون میں انتہائی بلند پایہ تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ وہ عربی فارسی، اردو اور ھندی زبانوں میں لکھتے تھے۔ اس لیے ان کی تحریریں پوری مسلم امت کا بلند پایہ علمی ورثہ اور سب انسانوں کے لیے رہنمائی کا بہترین سامان ہے۔

میری ناقص معلومات کے مطابق ان کی نثری کتب اور مجموعہ نعت میں سے بہت کم سرمایہ ابھی تک چھپا ہے۔ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ان کی جملہ تصانیف یکجا جمع ہوں۔ تحقیق و تدقیق سے علمی مراحل سے گذریں اور زیور طبع سے آراستہ ہو کر عام ہوں۔ تاکہ اہل علم و دانش اور ملت اسلامیہ اس علمی اور فکری ورثہ سے فیض یاب ہو۔

یہ امر انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فکری میراث اور تعلیمات کو عام کرنے کے لیے پاکستان کے مختلف شہروں میں امام احمد رضا قومی کانفرنسیں منعقد کرتا رہتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ نیک کام نہ صرف جاری رہے گا۔ بلکہ اس میں اضافہ ہوگا اور ایسی علمی مجالس کا انعقاد آزاد جموں و کشمیر میں بھی ہوگا۔ جس کے لیے میں ہر قسم کے پر خلوص تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

آزاد جموں و کشمیر زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد

سردار محمد ابراہیم خان
صدر آزاد حکومت جموں و کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومت پاکستان

اسلامی نظریاتی کونسل

فون 9207434

اسلام آباد 8 نومبر 2000ء

احمد رضا خان بریلوی کی مسلمانان بر صغیر کے لئے خدمات کا احاطہ تو اس مختصر پیغام میں ممکن نہیں۔ البتہ آپ کی تین نہایت نمایاں علمی خدمات کا بطور خاص ذکر کیا جانا بے حد ضروری ہے۔

اول۔ آپ کا اردو ترجمہ قرآن کریم مسمی کنزالایمان جس کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ الفاظ قرآن کریم کے مفہوم سے قریب تر بھی ہے اور نہایت سلیس بھی۔ قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت معجز ہے۔ کوشش کی جانی چاہیے کہ قرآن کریم کا ترجمہ بھی نہایت فصیح و بلیغ زبان میں ہو۔ سید احمد رضا خاں کا اردو ترجمہ قرآن اس لحاظ سے بے حد قابل ستائش ہے۔

دوم۔ آپ کا مجموعہ فتاویٰ، فتاویٰ رضویہ' جو فتاویٰ عالمگیری کے بعد سب سے بڑا مجموعہ فتاویٰ ہے اور اس میں بعض نہایت مشکل فقہی مسائل پر فاضلانہ رائے پیش کی گئی ہے۔

سوم۔ آپ کا نعتیہ کلام جو حدائق بخشش کے نام سے مطبوع شکل میں دستیاب ہے۔ یہ نعتیہ کلام محض رسمی نعت نہیں، حب رسول سے مملوء دل سے نکلے ہوئے اشعار ہیں جو دلوں میں حب رسول کا ولولہ بیدار کرتے ہیں۔ ان کے اشعار کو من جانب اللہ اس قدر تلقی بالقبول حاصل ہوئی ہے کہ وہ ہر محفل میلاد کا جزو اور سیرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہر جلسہ کا لازمی حصہ ہیں۔ مشیت ایزدی کچھ اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ بر صغیر میں ذکر محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ذکر احمد رضا بھی زندہ رہے۔ ان کے مشہور اور ہر دلعزیز سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

کی صدائے بازگشت بر صغیر کی فضاؤں میں ہمیشہ کے لئے سنائی دیتی رہے گی۔

(دستخط)

(ڈاکٹر غلام مرتضیٰ آزاد)

ڈائریکٹر جنرل (ریسرچ)

JAMIA NIZAMIA RIZVIA ®

الجامعة النظامية الرضوية

YOUR REF: ________
OUR REF: ________

DATE: 7.11.2000

بین الاقوامی تحقیقاتی ادارے "امام احمد رضا" کے تحت بر صغیر کے نامور عالم دین اور مفکر حضرت علامہ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی دینی اور ملی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے اسلام آباد میں کانفرس کے انعقاد پر میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس ادارے کی انتظامیہ کو مبارک پیش کرتا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ شیخ الاسلام سند المحققین امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، متأخرین فقہاء و متکلمین میں شان عبقریت کے حامل عالم دین اور نابغہ ءعصر، مفکر و مدبر تھے آپ نے ستر سے زائد علوم و فنون میں تقریباً ایک ہزار کتب تصنیف فرما کر ہر فن کو منتہائے تحقیق تک پہنچادیا، بعض فنون کا تو آپ کو موجد قرار دیا جاسکتا ہے، آپ کا ترجمہ "کنز الایمان" تراجم میں ممتاز و منفرد اور تفاسیر متقدمین کے عین مطابق ہے، آپ کے سینکڑوں تحقیقی رسائل کے علاوہ بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ "المعروف فتاوی رضویہ آپ کا بلند پایہ تحقیقی شاہکار ہے۔ جو خزائن علمیہ اور ذخائر فقہیہ کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور تحقیقات نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلو پیڈیا ہے، "رضا فاؤنڈیشن" جامعہ نظامیہ رضویہ کے زیر اہتمام دور حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ، جدید انداز سے اسکی اشاعت ہو رہی ہے جس میں ایک اندازے کے مطابق تقریباً تیس جلدیں ہنگی بلاشبہ یہ دنیا کا ضخیم ترین فتاوی ہے۔

عشق و محبت رسول اقدس ﷺ آپ کا طرۂ امتیاز رہا، آپ نے اپنے دور میں پیدا ہونے والے ہر فتنے کی بیخ کنی اور قلع قمع کرنے کے لئے بھرپور جدوجہد فرمائی۔ توحید و تقدیس خداوندی اور عظمت و عصمت نبوی کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز پر آپ کا قلم حمیت، برق خاطف کی طرح جھپٹتا، یوں دکھائی دیتا جیسے دلائل و براہین کی بارش ہو رہی ہے، مخالفین سے جب آپ کے دلائل قاہرہ و براہین قاطعہ کا جواب نہ بن پڑا، تو دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے انہوں نے آپ پر بے جا و الزامات کی بوچھاڑ کر دی، گھناؤنی سازشوں کے ذریعے آپکی شخصیت کو داغدار بنانے اور آپکی دینی و ملی خدمات جلیلہ پر پردہ ڈالنے کی بھرپور کوشش کی، اسے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی کرامت سمجھئے یا حمایت دین حق اور تحفظ مقام مصطفے ﷺ کا صلہ و انعام، کہ ایک عرصہ کے بعد معاندین کا اٹھایا ہوا غبار چھٹ رہا ہے اور فاضل بریلوی کی شخصیت تمام دنیا میں متعارف ہو رہی ہے اور یوں آپ کی مخلصانہ دینی خدمات نکھر کر مسلمانان عالم کے سامنے آرہی ہیں۔

اسلامی دنیا کی عظیم ترین یونیورسٹی جامعہ الازھر (مصر) میں آپ کی شخصیت اور تحقیقات پر کام ہو رہا ہے، آپ پر تحقیقی مقالے لکھے جارہے ہیں اور الحمد اللہ اب آپ کی مجددانہ شان کا اظہار ہو رہا ہے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی مساعی جمیلہ اور ہر سال منعقد ہونیوالی علمی و تعارفی کانفرنسیں بھی اسی سلسلہ کی خوبصورت کڑی ہیں۔

والسلام مع الاکرام
[signature]
مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی
ناظم اعلی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ

G. P. O. Box No. 1016, Inside Lohari Gate, Lahore - 54000, PAKISTAN.
New Educational Complex, Sargodha Road, Sheikhupura.
Ph. 92-42-7657314. Fax. 92-42-7657842. A/C No. 3461-0, Muslim Commercial Bank, Shah Alam Market, Lahore.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Pir Allauddin Siddiqui
Chancellor

Mohi-ud-Din Islamic University
Nerian Sharif (AJK)

Ref # MIU – 005   Date 6-11-2000

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ۰

بین الاقوامی ادارۂ تحقیقات (امام احمد رضا) مبارکباد کا مستحق ہے کہ یہ مسلسل اور بلا انقطاع افکارِ امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کو متعارف کرانے اور عدم توجہی کے غبار کو ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا وجود تمام عالم اسلام کے لئے اور خصوصاً برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے لئے صیانتِ عقیدہ اور استحکامِ ایمان کا ذریعہ تھے۔ دنیا گواہ ہے کہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ کی شب و روز محنت اور اس میدان میں پرعزم استقامت نے لرزتے ایمانوں اور متزلزل نظریات کو استقلال بخشا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے حالات پر ماہرانہ نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ فرنگی حکمرانوں کی سازشوں اور وقتی برسر اقتدار گروہ کی باہمی آویزشوں نے وہ رشتہ محبت کمزور کر دیا تھا جس پر دین کی عمارت استوار ہے۔ ایمان تو نام ہے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور اگر یہ اساس ایمانی بے یقینی کے سرابوں میں وابستگی استناد کی اصل کھو دے تو پھر نظریں بھی بے بنیاد ہوتی ہیں اور نظریات بھی لرزتے ہیں۔ ایسے میں دشمنانِ ملت شب خون مارنے پر دلیر ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ چودھویں صدی کے طلوع ہوتے ہی ختم نبوت کے حوالے سے خیالات پراگندہ ہونے لگے تھے اور قوت عشق بے توفیقی سے ہاری جا رہی تھی۔ طالع آزما اور ضمیر فروش ابن الوقت، نبوت کے دعوے کرنے لگے تھے، یہ جرأت اس فساد نظری نے دی تھی جو نبوت کی ہمسری کا فریب دے رہی تھی۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی نگاہ تیز، کذب کی اس سازش کو دیکھ رہی تھی اس لئے آپ نے ناموس نبوت کے تحفظ اور عظمت رسالت کی حفاظت کے لئے ہر قدم مقابل کو للکارا۔ خوش قسمتی یہ رہی کہ وہ وارث علوم نبوت تو تھے ہی، صاحب علم بھی تھا اور صاحب ایقان بھی، اسی لئے تو سرمایۂ ملت قرار پایا۔

ہمارے کرم فرما سید وجاہت رسول قادری اور ان کے احباب، جناب کے ایم زاہد اور ان کے رفقاء کو اس مسلسل کاوش اور دل افشانی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ، حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے، ایمان پر پختگی اور ذات رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کی توفیق عطا فرمائے تاکہ یہ سلسلۂ رشد و ہدایت جاری رہے۔ آمین

[signature]

پیر علاؤالدین صدیقی
چانسلر محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف
و زیب سجادہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر

Nerian Sharif (AJK)
D.K. 237/2 Satellite Town, Rawalpindi
Tel:92-05871 0-49502
Tel:92-051-4450987

JAMIA NIZAMIA
YOUR REF:
OUR REF:

ی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی
ظامیہ کو مبارک پیش کرتا

شان عبقریت کے حامل
تحقیق تک پہنچا دیا، بعض
ے سینکڑوں تحقیقی رسائل
۔ جو خزائن علمیہ اور ذخائر
معہ نظامیہ رضویہ کے زیر
ریں مٹیں گی بلاشبہ یہ دنیا کا

ی کے لئے بھرپور جدوجہد
ں دکھائی دیتا جیسے دلائل و
انہوں نے آپ پہ بے جاو
ں بھرپور کوشش کی، اسے
ٹایا ہوا غبار چھٹ رہا ہے اور

مقالے لکھے جا رہے ہیں اور
انفرنسیں بھی اسی سلسلہ کی

Ph. 92-42-7

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Pir Muhammad Amin-ul-Hasanat Shah
M.A (Islamic Law) Makkah
Sajjadah Nashin Bhera Sharif
Tel

محترم و مکرم جناب کے، ایم زاہد صاحب، چیرمین، اورہ تحقیقات امام احمد رضا، اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ گزشتہ برسوں کی طرح امسال بھی بین الاقوامی اورہ تحقیقات امام احمد رضا قومی سطح پر 'امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے تاکہ اعلیٰ حضرت کے علمی و فکری کارناموں سے نوجوان نسل کو روشناس کرایا جاسکے۔

بلاشبہ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ انیسویں صدی میں مسلم فکر کے منفرد معمار ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کے دورِ غلامی میں ان کے دینی واسلامی تشخص کے تحفظ کے لئے عشق رسول ﷺ کی بنیاد فراہم کی جس کے باعث وہ غلامی کی زنجیریں توڑ کر ادبار سے ارتقاء تک کا کامیاب سفر کرنے کے قابل ہو سکے۔

برِ صغیر میں مسلمانوں کے سیاسی زوال کے بعد انگریزوں اور ہندوؤں کی مشترکہ کوشش تھی کہ ہر ممکن طریقہ سے مسلمانوں کی اسلامی شناخت کو ختم کیا جائے۔ اس ہدف کے حصول کے لئے مشہور برطانوی ماہر عمرانیات لارڈ میکالے نے جدید نظام تعلیم کا منصوبہ پیش کیا۔ اس کا کہنا یہ تھا کہ اگر اس طرزِ تعلیم کے نتیجے میں مسلمانوں نے اپنا دین نہ بھی بدلا تو وہ راسخ العقیدہ مسلمان بھی نہیں رہیں گے۔ دوسری طرف ہندو انتہا پسند جماعتیں تشدد اور خوف وہراس کے نتیجے میں مسلمانوں کو زبردستی ہندومت قبول کرنے پر مجبور کر رہی تھیں۔ ان دونوں اقوام نے مسلمانوں کی اسلامی شناخت ختم کرنے کے لئے تحریص و تخویف کا جال بچھا رکھا تھا۔ دینی مدارس کے اوقاف ضبط کر کے انہیں ویران کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی تھی تاکہ عام مسلمانوں کو دین کی تعلیم دینے والا کوئی نہ رہے۔

ان حالات میں اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ وہ واحد مصلح اور مفکر تھے جنہوں نے مسلمانوں کی اسلامی شناخت کو درپیش چیلنجوں کا بروقت ادراک کر کے اسے عشق رسولِ مقبول ﷺ کی مضبوط، غیر فانی اور لاثانی ڈھال مہیا کی۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اگر اس پر آشوب دور میں اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عشق رسول ﷺ کا علم بلند نہ کرتے تو نہ صرف مسلمانوں کا سیاسی وجود خطرے میں پڑ جاتا بلکہ ان کی دینی شناخت بھی اُس حادثہ کا شکار ہو جاتی جو اندلس میں پیش آچکا تھا۔

اگر آج کی عالمی سیاست پر نظر ڈالی جائے تو یہ جاننا مشکل نہیں کہ اب پھر غیر مسلم قوتیں مسلمانوں کی اسلامی شناخت اور دینی اقدار کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ برصغیر کی ماضی قریب کی تاریخ کے پس منظر میں یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ موجودہ عالمی سیاست کے مضرات سے اگر کوئی چیز مسلمانوں کی اسلامی شناخت اور دینی اقدار کو محفوظ رکھ سکتی ہے تو وہ صرف اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فقر غیور اور جذبہء عشق رسول ﷺ ہی ہے۔

بین الاقوامی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے زیرِ اہتمام منعقدہ یہ کانفرنس ہمیں اہم موقعہ فراہم کرتی ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت کے دور کے سیاسی و مذہبی چیلنجوں کے پس منظر میں آپ کی ذات اور افکار کا پورے خلوص سے مطالعہ کر کے اپنے حالات اور نئے واقعات کے حوالے سے فکر احمد رضا سے اپنی راہِ عمل متعین و منور کریں

آخر میں میں اس عظیم الشان کانفرنس کے منتظمین، خصوصاً محترم کے۔ ایم۔ زاہد صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ یہ کانفرنس اپنے دینی اہداف کے حصول میں کامیاب ہو اور سوادِ اعظم اہلِ سنت کے فکر و عمل میں ایک مثبت ارتعاش کا باعث بنے

پیر محمد امین الحسنات شاہ
پرنسپل
دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Dr. Muhammad Ishaq Qureshi
Vice Chancellor

Mohi-ud-Din Islamic University
Nerian Sharif (AJK)

Ref # ____________

Date 7-11-2000

اللہ تعالیٰ کی صفتِ تخلیق کے مظاہر اَن گنت ہیں مگر جن مظاہر کو اس پروردگار نے "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم" کی خلعت سے نوازا ان کا امتیاز یہ تھا کہ وہ وجۂ تخلیقِ کائنات ﷺ کی نورانیت سے فیض یاب تھے، درِ اقدس کی ڈلہ ربائی، عظمتوں کی نوید اور رفعتوں کی پیغام بر ہے، رحمتِ حق کا فیضان دیکھئے کہ یہ سلسلۂ نور، وجود در وجود اور عصر در عصر ہویدا رہا، بلندبامی کا کوئی تمنائی تو خاک گلشن بنا رہا تو کسی نے قدمین شریفین سے لپٹ کر سرافرازیاں پائیں۔ ماضیٔ قریب میں ایسا ہمایوں بخت وجود امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا ہے کہ ان کا وجود تمنائے حضوری کا بے پایاں خروش، اطاعت و عقیدت کا لازوال حوالہ، سرافگندگی کا ولولہ تازہ اور مدحت سرائی کا لائقِ تقلید نمونہ ہے، ایسا وجود جو نابغۂ عصر بھی ہے، رمز شناسِ فطرت بھی ہے، فصاحت و بلاغت اور حسنِ ادائیگی کا سحبان بھی، ہاں وہ جو قرآنِ حکیم کا قاری و مفسر، حدیث رسول ﷺ کا حافظ و محدث، استنباطِ مسائل کا بے مثل عالم اور عشق و محبت کا امام ہے، حالات موافق رہے یا ناموافق، نسیمِ محبت کی مہکار جاں نواز رہی، بادِ مخالف کی تندی و تیزی میں بھی سفرِ عقیدت کے خوگر کی رفتار مستقیم رہی، نہ عجب و غرور کی بے توفیقی راہ کاٹ سکی اور نہ استقامتِ حال میں لرزش در آئی۔

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا وجود مشن پر پختگی کا استعارہ ہے، آپ کا علم، ادب شناس ہے، تحریر باوضو ہے اور جذبات محبت کی وارفتگی و فراوانی کے باوجود شعر سلیقہ شعار ہے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے مشن کا ترجمان ہے، روشن ستاروں کی نشاندہی اور عطر بیز گلابوں کی دریافت کارِ حسن بھی ہے اور نجات کا ذریعہ بھی۔ میں ادارہ کے سربراہ جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب، جناب کے ایم زاہد صاحب اور ان کے تمام رفقاء کو اس خیر عمل پر گامزن رہنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ مزید توفیق ارزانی فرمائے، آمین۔

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
وائس چانسلر محی الدین اسلامی یونیورسٹی
نیریاں شریف، آزاد کشمیر

Nerian Sharif (AJK) 92-058710-49502
Camp Office: 28/D Kashmir Gate Plaza, Murree Road, Rawalpindi. 92-051-420922
Mobile: 0303-7774951 Fax: 92-051-4581322 E-mail: miuuniversity@hotmail.com
Res: D.K. 237/2 Satellite Town, Rawalpindi 92-051-450987

Jamia Rizwia
Zia-ul-Uloom (Regd.)
RAWALPINDI - PAKISTAN

راولپنڈی ○ پاکستان

امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر میں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضاء اور اس اراکین بالخصوص جناب سید وجاہت رسول قادری اور اسلام آباد شاخ کے چیئرمین محترم جناب کے ایم زاہد کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں کہ جن کی شبانہ روز کاوشوں سے مجدد دین وملت کے خراج تحسین پیش کرنے کیلئے یہ پروگرام انعقاد پذیر ہے۔ اور جن کی مساعی کا تعلق ایسی شخصیت کی عظمتوں کو اجاگر کرنا ہے جس کو اپنوں نے پہچانا نہیں اور غیروں نے اس کی شخصیت اور عظمتوں پر عناد کے پردے ڈالنے کی کوشش کی۔ الحمدللہ العظیم "ادارہ" اس ہستی کی صحیح عظمتوں کو اجاگر کرنے میں کوشاں ہے

عمدگی ونفاست اور اوصاف جمیلہ کی تعریف ہر کوئی کرتا ہے۔ مگر نظام دینوی میں عمومی طور پر یہ مشاہدہ ہوتا ہے کہ اوصاف جمیلہ کے موصوف انسان کی تعریف اس کے معاصرین بہت کم ہی کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ نظریات واساسیاتِ فکرودانش میں اس موصوف کے نہ صرف موافق ہوتے بلکہ اس کی تائید کے حصول کے لئے کوشاں ہوتے ہیں، مگر حرف تعریف زبان پر نہیں لاتے۔ تاہم کچھ برگزیدہ ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی مدح وستائش کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور " الفضل ماشھدت بہ الاعداء "کا مصداق ٹھہرتے ہیں۔ انہی نفوس قدسیہ میں ایک اعلحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن واعطاہ اللہ الرفعۃ فی الجنان کی ذات ستودہ صفات ہے، کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ممدوحین کی صف میں جہاں آپ کے چشمہ علم وحکمت سے بہرہ مند ہونے والے علماء وفضلاء ہیں، وہیں آپ کے معاصرین وناقدین بھی آپ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

نشرواشاعت اور جدید ٹیکنالوجی کے اس دور میں جہاں دنیا بھر کی معلومات انسان کی مٹھی میں سمٹ کر آچکی ہیں اور پلک جھپکنے میں وہ دنیا کے کسی کونے سے معلومات ومعرفتِ فنون کے حوالے سے اپنی مطلوبہ معلومات کا حصول کر سکتا ہے، لیکن ان معلومات کو ترتیب دے کر نئی جہتوں کی آشنائی اور وہ بھی حق الیقین کے درجے تک ہو۔ ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ چند محدود ساعتوں میں اپنی معلومات اور استحضار ذہنی کی بدولت کتب بینی کے بغیر حوالہ جات کی تعیین کے ساتھ تصنیف وتحریر کے شاہکار تالیف کرنا انہونی بات ہے، مگر قربان جائیں اعلحضرت عظیم البرکت کی خداداد صلاحیتوں کے کہ ان ناممکنات کو ممکن الوقوع ہی نہیں عملی طور پر موجود کر دکھایا۔

موجودہ دور کے علماء کسی ایک یا دو فنوں میں مہارت رکھتے ہیں مگر اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی ذات وہ عظیم منبع علم وحکمت ہے کہ جو بیک تمام علوم عقلیہ ونقلیہ میں نہ صرف مہارت رکھتے ہیں بلکہ کہیں تو جدید اختراعات کا پہلو نمایاں نظر آتا اور کہیں اجتہاد وموجد کا منظر نمایاں ہوتا ہے۔

اعلحضرت عظیم البرکت کی ہمہ جہت شخصیت کا احاطہ کرنا بساطِ انسانی سے باہر ہے تبلیغ وترویج اشاعت دین کا کوئی بھی پہلو ہوا سے تشنہ نہ چھوڑا، تنفیذ احکام میں کبھی مداہنت نہ فرمائی۔ خوف لومت لائم سے بے پرواہ ہو کر احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے ہمہ وقت وہمہ تن مصروف عمل رہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کے کارہائے نمایاں سے امت مسلمہ کو نہ صرف یہ کہ روشناس کرایا جائے بلکہ ان کی دی ہوئی تعلیمات کے مطابق افرادِ کار تیار کئے جائیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور نبی کریم ﷺ کی خوشنودگی کے لئے اس علمی وعملی جہاد میں شریک سفر ہوں۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضاء کی مساعی بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہیں۔ عامۃ الناس اور بالخصوص ریاستی اداروں اور جدید افکار ونظریات کے حامل افراد تک اعلیحضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات وافکار کو پہنچانا اور آپ کی تحقیقات انیقہ کو زیورِ طباعت سے آراستہ کر کے آنیوالی نسلوں کے لئے راہ ہدایت فراہم کرنا ہی ادارہ کا مقصد وحید ہے۔

ادارۂ تحقیات امام احمد رضا کو اپنی مساعی میں ایسے شعبہ کا اجراء بھی کرنا چاہئے کہ جس میں ایسے "رجال کار" تیار ہوں جو "فیضان رضا" کو عام کرنے کے لئے پوری طرح آراستہ اور عملی تنفیذ کے لئے بلا روک فیصلہ کن اقدامات کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں۔

مرکزی ادارۂ تحقیات امام احمد رضا کراچی اور اسلام آباد شاخ کے تمام اراکین مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے ماضی کی روایات کو نہ صرف برقرار رکھا ہوا ہے بلکہ ادارہ کو بام عروج بخشنے کے لئے بھی کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور دیگر احباب کو ان کا ہمدم وہمنوا ہو کر فیضان رضا کو عام کرنے کا عظیم فریضہ انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام مع الاحترام [signature]

ابو الخیر سید حسین الدین شاہ

تاریخ ۹ نومبر ۲۰۰۰ء

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن

خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ

بگھار شریف

کہوٹہ، ضلع راولپنڈی

تاریخ 8 نومبر 2000ء

قابلِ قدر رفیقِ محترم جناب کے ایم زاہد صاحب، اللہ رب العزت عزت و عظمت کے ساتھ سلامت رکھے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج گرامی!

آپ کا عنایت نامہ موصول ہو کر قلبی اطمینان کا باعث بنا۔ الحمدللہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نسلِ نو کی فکری آبیاری، مذہبی بیداری اور اپنے آقا و مولا حضور ختمی مرتبت علیہ الصلاۃ والسلام کی ذات والا صفات سے عشق و محبت کی استواری کے لیے قابل قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ عصر رواں میں افرنگ کی تمام تر کوششیں اسی نکتہ پر مرکوز ہیں کہ عاشقانِ مصطفیٰ کے دلوں سے روحِ محمد نکال دی جائے کیونکہ جب تک ان کی اپنی اس آئیڈیل ذات کے ساتھ لازوال محبت میں کمی نہیں آئے گی اس وقت تک اس امت پر پوری طرح غلبہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ سو تمام دشمنِ اسلام قوتیں عشقِ رسول کے جذبہ کو سرد کرنے کے لیے اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ میدان میں موجود ہیں۔ اس تناظر میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ فکر رضا کا محور و مرکز "عشقِ رسول ﷺ" ہی ہے۔

ضرورت ہے اس بات کی کہ یومِ رضا جو درحقیقت درسِ عشقِ رسول کا دن ہوتا ہے اس کے لیے سال کا کوئی ایک دن یا چند مقامات کا انتخاب نہ کیا جائے بلکہ سال بھر ملک کے مختلف شہروں میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ایسی محافل کا انعقاد کرے۔ مغربی تہذیبی یلغار کو روکنے، اقدارِ اسلامیہ کے تحفظ اور ذاتِ رسالت مآب ﷺ کے ساتھ جذبہ محبت کو فزوں تر کرنے کے لیے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لائے۔

جناب زاہد صاحب!

میں پرامید ہی نہیں بلکہ پریقین بھی ہوں کہ آپ جیسا فعال کارکن ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو ان مقاصد کے حصول کے لیے ایک فعال ادارہ بنانے میں کامیاب و کامران ہوگا۔ اللہ رب العزت آپ کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام

ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن

انجمن محبان طریقت انٹرنیشنل موہڑہ شریف (کوہ مری)

زیر سرپرستی:
خواجہ غریب نواز امین الامت
حضرت پیر محمد زاہد خانؒ
سجادہ نشین اعلیٰ دربار موہڑہ شریف

امیر اعلیٰ
امام عارفین پیر
آفتاب احمد قاسمی صبغۃ اللہ
والئی موہڑہ شریف

پیر جہان زیب بادشاہ قاسمی
والئی موہڑہ شریف

ڈاکٹر پیر شہزادہ
فضیل عیاض قاسمی
والئی موہڑہ شریف
مرکزی رہنما اتحاد المشائخ پاکستان
مرکزی امیر انجمن محبان طریقت
دربار عالیہ موہڑہ شریف
فون: ۴۱۰۳۷۷

مکرم و محترم کے. ایم. زاھد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

"ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" کے زیر اہتمام "امام احمد رضا کانفرنس" کے انعقاد کی خبر باعث مسرت ہوئی اللہ رب العزت اس کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی کی عظیم المرتبت ہستی کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جب ہم ان کی 65 سالہ حیات مستعار کا جائزہ لیتے ہیں تو انکی گفتار و کردار کی ہر ادا، قلم سے نکلی ہوئی ہر عبارت، قرطاس پر مرتسم ہر ہر لفظ، وضع قطع انداز، ادائے فکر و سخن، نشستن و خفتن صورت و سیرت غرض یہ کہ زندگی کی ہر روش اور کردار کا ہر پہلو محبت و اطاعت رسول ﷺ کا عکس جمیل نظر آتا ہے۔ تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے قاری اس حقیقت کا اعتراف کیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ گذشتہ دو صدیوں میں امام احمد رضا جیسی عبقری شخصیت کا مثل بمشکل ہی نظر آئے گا۔

"امام احمد رضا کانفرنس" کے انعقاد پر اراکین ادارہ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

(دستخط)
ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی

رابطہ: ہاؤس نمبر 12 گلی نمبر 38 F-6/1 اسلام آباد فون: 821122
House No. 12, Street No. 38, F-6/1, Islamabad. PH: 821122
خادم موہڑہ شریف راحیل قاسم قاسمی سرائے عالمگیر

امام احمد رضا کی سائنس سے شناسائی

✍ : ڈاکٹر عبدالقدیر خان

(پراجیکٹ ڈائریکٹر، پاکستان اکیڈمی آف سائنسز، کہوٹہ)

یہ امر باعث مسرت ہے کہ "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" حسب سابق امسال بھی برصغیر پاک وہند کے بلند پایہ دینی رہنما اور مفکر اسلام جناب امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال پر کانفرنس کا اہتمام کر رہا ہے جس میں عالم اسلام کے اسکالرز، علماء اور مفکرین ان کی زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالیں گے۔

آج سے سو سال قبل جب انگریز، ہندوؤں کے ساتھ سازباز کر کے ہند کی معیشت پر قابض ہوئے تو مسلمانوں کے تشخص اور تعلیمی نظام کو زبردست دھچکا لگا۔ استعماری طاقتوں کے مذموم عزائم کی بدولت مذہبی قدریں زوال پذیر ہونے لگی تھیں۔ اس پر آشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو امام احمد رضا جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا کہ جس کی تصانیف، تالیفات اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب بپا کر دیا۔ امام صاحب کی شخصیت جذبہ عشق رسول ﷺ سے لبریز تھی آپ کی ساری زندگی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ آپ کی ذات نبی کریم سے وفاشعاری کا نشان مجسم تھی۔ آپ کی ہمہ جہت شخصیت کا ایک اہم پہلو سائنس سے شناسائی بھی ہے، سورج کو حرکت پذیر اور محو گردش ثابت کرنے کے ضمن میں آپ کے دلائل بڑے اہمیت کے حامل ہیں۔ آج جبکہ ہمارا معاشرہ فروعی، لسانی اور نام نہاد جدید فرقوں کے گروہوں میں منقسم نظر آتا ہے جبکہ دوسری طرف ہمارا دشمن ہمیں تباہ و برباد کرنے کی گھات میں بیٹھا ہے تو میں سمجھتا ہوں امام صاحب کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو کر ہم آج بھی اک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن سکتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ آپ کا ادارہ، امام احمد رضا بریلوی کی تعلیمات کو عام کرتے وقت ملی یکجہتی اور مذہبی رواداری کے جذبے کو بھی فروغ دے گا تا کہ ملک عزیز میں قومی اتحاد اور ہم آہنگی کی فضا قائم ہو۔

میں امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر ادارہ کے اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

ایک عہد ساز شخصیت

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
(وائس چانسلر، محی الدین اسلامی یونیورسٹی، نیریاں شریف آزاد کشمیر)

انسانی زندگی میں وہ لمحے بقائے دوام کے حامل ہوتے ہیں جن میں ایسی شخصیتیں جنم لیتی ہیں جو اپنے قول و فعل' سیرت و کردار اور جذب و انجذاب کے رویوں سے انسانی کردار کی تعمیر کا ذریعہ بنتی ہیں۔ انسان کی فکر' ان کے ایقان سے منور ہوتی ہے اور وہ معاشرہ ان کے کردار کی اصابت سے قوت پاتا ہے' مسلمان امت کی تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ابتلاء میں امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نفوس قدسیہ کے وجود سے اصلاح فرمائی' امت ابھی تشکیل و ترویج کے دور میں تھی کہ مدعیان نبوت اور مانعین زکوٰۃ کی افراتفری نے اضطراب پیدا کر دیا۔ مگر قول و عمل کی صداقت کا علمبردار' محب محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سایوں میں تعمیر ذات کے مرحلوں سے گزرنے والا اس شان سے سینہ سپر ہوا کہ ہر فتنہ گریزپا ہوا۔ ایمان صدیق رضی اللہ عنہ' امت کے استحکام اور تشخص قومی کے استقلال کو موثر ذریعہ بنا' ملت اسلامیہ نظری و عملی فساد کی دلدل سے بکمال عافیت نکل آئی اور قافلہ ایمان و سلامتی رواں دواں رہا۔

سفر جاری تھا کہ یونان کی فکری موشگافیوں اور عقلی جماشک نے پھر سے ایقان پر شب خون مارا۔ ایک وحشت کا سماں پیدا ہوا۔ ملت' فکری تصادم کے ہولناک مغالطوں کا شکار ہونے لگی' رسالت پر ہی نہیں' الوہیت پر بھی محدود عقلیت نے کمند ڈالنے کی جرات کی۔ ایسے میں حجتہ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمہ کا وجود نعمت غیر مترقبہ تھا' بے یقینی کے ماحول میں ایقان کی صلابت کا اس قدر مظاہرہ ہوا کہ آج تک عقلیں ششدر اور فکر سرافگندہ ہے' ہر حملہ' نظریاتی تھا یا جدلیاتی' اس چابک دستی سے پسپا کیا گیا کہ اب تک تحسین و آفرین کے زمزمے گونج رہے ہیں۔ دین متین کی حقانیت واضح ہوئی تو بد عقیدگی کا غبار چھٹا اور یہ قافلہ امت ماضی کے سے اعتماد کے ساتھ پھر سے پیش قدمی کرنے لگا۔

برصغیر میں اسلام آیا' صوفیاء کا فیضان عام ہوا' مقامی آبادی' سطوت اسلام کی تاب نہ لا سکی اور قبول کرنے کی راہ چلنے لگی۔ اقتدار نے ان کو کسی مقابل آویزش کا حوصلہ نہ دیا مگر ماورائی طرز حیات کا فریب سماجی رویوں کو بے کیف کرتا رہا' جب قوت باہمی پیکار سے کھوکھلی ہونے لگی تو صدیوں کا کینہ نظریاتی مغالطوں کا روپ دھارنے لگا۔

ہندومت کی ویدانت اور ہندو قوم کا ملفوف طرز استنباط رہ کاٹنے لگا۔ خالق کائنات کی بے پایاں قوتوں کو برہما، وشنو اور شو کی صورتوں میں محصور کیا جانے لگا تو رسالت کی عفت و عظمت کو رام و کرشن، کے کمزور وجود میں تلاش کیا جانے لگا۔ اس طرح مقام کبریائی پر سے بھی ایمان اٹھنے لگا اور مقام رسالت کی عظمت پر سے بھی، خلق کو مخلوق کی طرح ثابت کرنے کی سعی ہوئی اور نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کو "اوتار ورشی" کی پستیوں میں اتارنے کی کوشش ہوئی، یہ لمحہ محشرساماں تھا، قدم لرزنے لگے تھے، ایسے میں ایک اور حجۃ الاسلام میدان جہاد میں در آیا، بریلی کی سرزمین سے اٹھنے والا یہ وجود اثبات حق کی رزم آرائیوں کا وہ سپوت ثابت ہوا جس سے فریب خوردگی کا سارا تارپود بکھر گیا، وہ پکارا کہ

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

اس مرد حق نے رسالت کی عظمت میں شرک کی بو سونگھنے والوں پر واضح کردیا کہ عظمت رسالت تو مقام الوہیت کی رفعت کا پیغام ہے۔ رسول جتنا عظیم ہوگا، خالق کی کبریائی کا حوالہ ہوگا۔ خالق کی رفعتوں کو پست نگاہی سے نہ دیکھا جائے کہ مخلوق و خالق کی عظمتوں میں شراکت کا وہم ابھرے، درحقیقت یہ وہم، تجسیم وجود، کے تصور کا نتیجہ تھا۔ بدقسمتی سے برصغیر میں پریشان فکری کے لئے ماحول سازگار تھا کہ ہندو خیالوں کے سراب سجانے کی پوری مہارت رکھتا تھا اس لئے مجدد عصر پکار اٹھا

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والوں جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

آنکھ سے کاجل صاف چرا لیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
گٹھڑی تیری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

یہ مومنانہ للکار متنبہ کرنے لگی، قلوب و اذہان میں انقلاب انگڑائیاں لینے لگا اور تطہیر فکر کی راہ ہموار ہوئی، یہ عجیب بے خبری تھی کہ عظمت رسالت کے ہر بیان میں شرک تلاش کرنے کی سعی لاحاصل کا اہتمام کرنے والے مشرکین کی قیادت و قرب پر فریفتہ ہو گئے ہندو قوم پرستی کی زلف گرہ گیر کے یوں اسیر ہوئے کہ آزاد مسلم مملکت کی برکات کے تصور سے بھی عاری رہے اور آخرکار گاندھی کی پرفریب سیاست کی بھینٹ چڑھ گئے، مولانا ظفر علی خاں پکارتے رہے کہ

اس مولوی کو دور سے میرا سلام ہے
جس کو سدا شریعت گاندھی سے کام ہے

یہ موانست و مجانست، نظریاتی الجہاد کا نتیجہ تھی مگر جسے راستی فکر اور پختگی نظر کی سعادت حاصل تھی وہ امت مسلمہ کے الگ تشخص اور منفرد مقام پر اصرار کرتا رہا اور یہی اصرار جب تحریک کی شکل میں اوازہ حق بنا تو وطن عزیز کا عافیت کدہ نصیب ہوا۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کے فکر و عمل نے تحریک پاکستان کو دینی حوالہ عطا کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برصغیر کا کونہ کونہ "پاکستان زندہ باد" کے نعروں سے گونجنے لگا۔ حیرت ہے وہ علاقے بھی اس تحریک کا فعال حصہ بنے جنہیں اس مملکت کا شہری بھی نہیں بننا تھا۔ یہ صرف اس لئے ہوا کہ پاکستان کا قیام نظریاتی جہاد کا نتیجہ قرار پانا تھا اور اس سرزمین کو نفاذ اسلام کا عصری حوالہ بننا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو توفیق دے کہ وہ اس مملکت کو اسلام کے عملی نفاذ کا گہوارہ بنا سکیں تاکہ تحریک پاکستان کے اکابر جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ کی مسلسل اور بے تکان جدوجہد کو اہم مقام حاصل ہے، کی روحیں شاداں و فرحاں ہوں اور ہم ایفائے عہد کی پاسداری میں سرخرو ہوں۔ آمین

تحریر : ڈاکٹر محمد طفیل

(ادارۂ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد)

امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ (۱۲۷۲ھ-۱۳۴۰ھ/ ۱۸۵۶ء-۱۹۲۱ء) برصغیر پاک و ہند کے ایک نامور عالم دین تھے۔ ان کے ہاں دین کا تصور اس قدر وسیع ہے کہ وہ زندگی کے تمام علوم و فنون کا احاطہ کرتا ہے۔ "الاجازۃ الرضویہ" کی روایت ہے کہ امام رضا کو پچپن علوم پر دسترس حاصل تھی۔ ان علوم میں شرعی، عقلی، اور نقلی سبھی قسم کے علوم و فنون شامل ہیں۔ جبکہ ان علوم کی تعداد میں اضافہ ممکن ہے۔ کیونکہ جدید علوم کی ایجاد سے بعض نئے نکات سامنے آرہے ہیں جو امام احمد رضا کے علوم میں اضافہ کا باعث بنتے رہیں گے۔

علوم شرعیہ قرآن حکیم، حدیث نبوی، فقہ، علم الکلام، سیرت، تصوف اور علم میراث کے علاوہ امام احمد رضا کو جن عقلی علوم میں کمال حاصل تھا اور جن علوم میں آپ کی چھوٹی بڑی تصنیف موجود ہے، ان کی تعداد بھی بیس علوم سے زیادہ ہے اور ان علوم پر امام احمد رضا کے ۱۰۵ مطبوعہ یا غیر مطبوعہ رسائل ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی میں محفوظ ہیں۔ جبکہ محترم جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کے ذاتی کتب خانہ میں تیس سے زیادہ علوم و فنون کے ایک سو(۱۰۰) سے زائد مخطوطات کے عکس موجود ہیں۔

اگرچہ ان سب علوم و فنون میں امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ نے علمی روایت کو آگے بڑھایا اور ان میں جدید فکر کا اضافہ کیا۔ لیکن جس علم نے آپ کو شہرت دوام بخشی وہ علم فقہ ہے۔ جس کا خمیر انسانی زندگی سے اٹھایا جاتا ہے۔ اور اس میں حیات انسانی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں روزمرہ پیش آنے والے مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ فقہ اسلامی کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ اس میں عبادات، مناکحات، معاملات اور معاہدات کے ہر پہلو سے بحث کی جاتی ہے۔ جو قبل از پیدائش سے بعد از وفات کے تمام امور کو محیط ہے۔

امام احمد رضا بریلوی کو فقہ اسلامی پر کامل عبور حاصل تھا۔ اور فقہی جزئیات ان کے نوک زبان رہتی

[illegible] انہوں نے علوم شرعیہ، خصوصاً فقہ اسلامی کا تحقیقی تقابلی مطالعہ کیا تھا جس کا علمی اور عملی ثبوت ہمارے پاس "العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ" کی شکل میں موجود ہے۔ یہ کتاب درحقیقت فقہ اسلامی کا ایک دائرہ معارف ہے۔ اگر فتاویٰ رضویہ میں بیان کردہ مسائل کو انضباطی ترتیب سے مرتب کیا جائے تو یقین ہے کہ یہ فقہ اسلامی کا ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا ہوگا۔

فتاویٰ رضویہ کی گیارہ جلدیں حجازی سائز پر طبع ہوچکی ہیں اور بارہویں جلد زیر ترتیب ہے۔ راقم الحروف کی معلومات کی حد تک امام احمد رضا کے فتاویٰ بارہ جلدوں میں بھی مکمل نہیں ہوں گے، کیونکہ ابھی تک ان کے سارے فتاویٰ تک رسائی ممکن نہیں ہوئی۔

اعداد و شمار کے مطالعہ سے فتاویٰ رضویہ کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے کہ گیارہ جلدیں ۶۶۰۳ صفحات پر مشتمل ہیں جو پانچ ہزار سے زائد مسائل کے فتاویٰ اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہیں۔ یہ فتاویٰ ۱۳۶۳ علمائے کرام اور ۳۶۳۹ عام افراد نے دریافت کئے تھے۔

فتاویٰ نویسی کا عام انداز یہ ہے کہ فاضل بریلوی کی خدمت میں مطلوبہ مسائل استفتاء کی شکل میں پیش کیے جاتے رہے اور امام احمد رضا ہر مسئلہ کے تمام پہلوؤں اور اس کے جزوی اور ضمنی امور کا شرعی حکم بیان کرتے رہے۔ مسائل میں وسعت کا یہ عالم ہے کہ قریباً تمام انسانی امور فتاویٰ رضویہ میں شامل ہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں امام احمد رضا بریلوی نے یہ اسلوب اپنایا ہے کہ وہ ابتداء میں مسئولہ موضوع کی لغوی اور اصلاحی تعریف بیان کرتے ہیں، موضوع کی تقسیم کرکے مطلوبہ پہلو اجاگر کرتے ہیں۔ بعد ازاں مسئولہ قسم کی شرعی حکم بیان کرتے ہیں۔ ایسا کرتے وقت وہ قرآن، حدیث، اقوال آئمہ، فقہی آراء اور اسلاف کے فتاویٰ سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں۔ اگر زیر غور مسئلہ کے بارے میں فقہی اختلاف موجود ہو، تو اسے اس انداز میں پیش کرتے ہیں کہ حنفی مسلک کی فضیلت اور برتری واضح ہوجاتی ہے۔

امام احمد رضا نے فتاویٰ رضویہ میں اجتھاد سے بھی کام لیا ہے وہ زیر مطالعہ موضوع پر اسلاف کے اقوال اور ادلہ پیش کرکے "اقول" کہہ کر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ "اقول" کے تحت وہ مختلف آراء میں تطبیق یا ترجیح قائم کرتے ہیں۔ محاکمہ یا اصلاح کرتے ہیں اور نئے دلائل کا اضافہ کرتے ہیں۔ اس طرح سے امام احمد رضا بریلوی فقہی روایت کو ترقی دیتے اور اس میں برصغیر کی فکر کو سمودیتے ہیں جو فقہی ادب میں ان کا اضافہ شمار ہوتا ہے۔

فتاویٰ رضویہ کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ فاضل مفتی صورت مسئولہ کا محض شرعی حکم بیان نہیں کرتے بلکہ وہ صورت مسئلہ کے تمام ممکنہ پہلوؤں کو علمی انداز میں زیر بحث لاتے ہیں۔ اس لئے بعض فتاویٰ بہت طویل ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی طویل فتاویٰ کی حقیقت سے آگاہ تھے۔ اس لئے آپ نے کئی مسائل پر فتاویٰ تحریر کرتے وقت مستقل رسائل تصنیف کئے اور ان رسائل کے نام تاریخی انداز میں تحریر کئے کہ ہر رسالہ

کے نام سے اس کا سن تصنیف واضح ہوتا ہے۔

رسائل فتاویٰ رضویہ کی تمام مطبوعہ گیارہ جلدوں میں شامل ہیں۔ جن کی تعداد ۱۳۲ ہے۔ ان میں سے قدیم ترین رسالہ "منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" ۱۳۰۱ھ میں تحریر ہوا اور مطبوعہ فتاویٰ کی دوسری جلد میں شامل اشاعت ہے۔ یہ سلسلہ آخری عمر تک جاری رہا چناں چہ امام احمد رضا بریلوی کی وفات ۱۳۴۰ھ میں ہوئی جبکہ ۱۳۳۹ھ کے (مختلف موضوعات پر) درج ذیل چھ رسائل شامل اشاعت ہیں جو ان کی علمی وسعت کا ثبوت ہیں۔

۱۔ سرور العید السعید فی حل دعاء بعد صلوۃ العید، مشمولہ جلد سوم

۲۔ جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور، مشمولہ جلد چہارم

۳۔ نابغ النور علی سوالات جبلفور، مشمولہ جلد ہشتم

۴۔ حب العوار عن مخدوم البہار، مشمولہ جلد ہشتم

۵۔ نزول آیات الفرقان بسکون زمین و آسمان، مشمولہ جلد نہم

۶۔ رسالۃ المحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ، مشمولہ جلد دہم

یہ علمی رسائل عموماً ان سوالات کے جواب میں تصنیف ہوئے، جو علمائے کرام کی طرف سے پوچھے گئے۔ ان رسائل کی خصوصیت یہ ہے کہ ان میں نہایت دقیق علمی امور بیان کئے گئے ہیں اور ہر بات عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ تحریر کی گئی ہے۔ عام فتاویٰ اور ان رسائل کے تقابلی مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کی علمیت، معاملہ فہمی اور وسعت مطالعہ کے جوہر انھیں رسائل میں کھلتے ہیں، کیونکہ ان رسائل میں امام احمد رضا بریلوی اہل علم سے مخاطب ہوتے اور مقتضائے حال کے مطابق بات کرتے ہیں۔ پھر علمائے کرام کا یہ طریق رہا ہے کہ وہ حوالہ اور ماخذ کی نشان دہی کے بغیر نہ کوئی بات کہتے اور نہ ہی درست مانتے۔ یہی وجہ ہے کہ فتاویٰ رضویہ عموماً اور اس میں رسائل خصوصاً حوالہ جات اور ماخذ و مصادر سے مزین ہیں۔ یہ اسلوب ان رسائل کو علمی دنیا میں اعلیٰ مقام عطا کرتا ہے۔

جدید تحقیق کا یہ خاصہ ہے کہ وہ کسی ماخذ یا مرجع کے بغیر کوئی فکر، تصور، نظریہ، رائے یا قول قبول نہیں کرتی۔ کسی بھی موضوع یا نظریے کو جب تک دلیل کی تائید اور مراجع کی توثیق حاصل نہ ہو وہ شخصی خیال یا ذاتی رائے تک محدود رہتی ہے۔ اسی طرح تحقیق میں فرضیے یا مفروضے کو بنیادی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ فتاویٰ ادب کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ استفتاء کو فرضیے کی حیثیت حاصل ہوتی ہے اور فتویٰ کے دلائل اس کی منہج (METHODOLOGY) متعین کرتے ہیں۔ جبکہ مصادر (SOURCES) تحقیق کی درجہ بندی کرتے اور اس کے مقام و مرتبہ کی نشان دہی کرتے ہیں۔

دینی علوم میں مصادر کی اہمیت انتہائی زیادہ ہے۔ کیونکہ جو شخص کتاب و سنت کی دلیل کے بغیر کوئی امر بیان کرتا ہے، اس کا عقیدہ بھی مجروح ہوسکتا ہے اور جب ایک مسلم عالم اور فقیہ ملی اہمیت کے موضوعات پر علمی نکات بیان کرے، تو اصلی مصادر کی اہمیت،

ضرورت اور افادیت میں کئی چند اضافہ ہوجاتا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اپنے فتاویٰ کے ذریعے زندگی کے امور میں دینی روایت کو آگے بڑھایا، عالمی دینی ادب میں برصغیر کی فکر کو سمویا، فقہ حنفی کو برصغیر میں وسعت دینے کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ نیز انھوں نے اپنے فتاویٰ کے ذریعے برصغیر میں اسلام کو ہندو ثقافت کے تسلط سے آزاد کرایا۔ یہ کام ایک مجتہد ہی سرانجام دے سکتا تھا۔ اس لئے امام احمد رضا بریلوی مصادر اور مراجع کی ضرورت، اہمیت اور افادیت سے بخوبی آگاہ تھے۔

امام احمد رضا بریلوی (۱۸۵۶ـ۱۹۲۱) برصغیر کے اس دور میں زندہ تھے، جس میں سیاسی اکھاڑ پچھاڑ، فکری انتشار اور دینی نزاعات زوروں پر تھے۔ اور برصغیر میں دینی فکر اپنے تشکیلی مراحل طے کررہی تھی، چناں چہ تصوف اور سلفیت کے معرکے، کلامی مسائل کا غلبہ اور عقلی شعور کا اضافہ اس امر کا تقاضا کرتے تھے کہ فقہی اور کلامی مسائل کا حل اس انداز سے پیش کیا جائے جسے اجتہادی بصیرت، عقلی دلائل اور اصلی ماخذ کی تائید و حمایت بدرجہ اتم حاصل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ فاضل بریلوی نے اپنی تمام تصانیف میں عموماً اور فتاویٰ رضویہ میں خصوصاً پورا اہتمام کیا ہے کہ وہ کوئی مسئلہ دلیل اور حوالہ کے بغیر تحریر نہ کریں۔

فاضل بریلوی نے مصادر کی اہمیت واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مفتی کے لئے یہی کافی نہیں کہ مختلف اقوال نقل کردے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دے سکے اور قول فیصل صادر کرسکے۔ ظاہر ہے قول فیصل صادر کرنے اور ترجیحی قول کو اپنانے کے لئے مختلف ماخذ سے استفادے کی ضرورت ہوگی اور ان کا مطالعہ از بس ضروری ہوگا۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس اصول کو اپنے فتاویٰ میں پیش نظر رکھا۔ جس کی ایک مثال "گز" کے بارے میں آپ کا ابتدائی عمر کا ایک فتویٰ ہے، جس میں اہل علم کے تین اقوال نقل کرکے پہلے قول کو ترجیح دی اور اس ترجیح کی تائید میں ۱۳ کتب فقہ سے ۲۲ حوالے پیش کئے۔

امام احمد رضا بریلوی کے تلمیذ رشید اور خلیفہ صاحب بہار شریعت مولانا امجد علی رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ امام احمد رضا کی فتویٰ نویسی بیشتر املاء کی صورت میں ہوتی تھی۔ اس کے باوجود آپ کے فتاویٰ کثیر التعداد قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور روایات اصول و فروع کی گراں بہا عبارات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حرمت سجدہ تحیہ کے ثبوت میں متعدد آیات قرآنی، چالیس احادیث اور قریباً ڈیڑھ صد فقہی نصوص سے استفادے کی روایت آج بھی فتاویٰ رضویہ کی زینت بنی ہوئی ہے۔ اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ یہ نصوص اپنے ماخذ کے ساتھ بیان ہوئی ہیں۔

فتاویٰ رضویہ میں حوالوں کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا اندازہ کئی امور سے لگایا جاسکتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ امام احمد رضا ایک چھوٹی سی عبارت نقل کرتے ہیں، لیکن عبارت کی اہمیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کئی اساسی کتب کے حوالے درج کرتے ہیں۔ جس کی مثال ملاحظہ کیجئے :

"لو قال کلما حل نجم ولم تود فالمال حال ضع وصار حالا"

(فتاویٰ رضویہ ج ۹ ص ۶)

یہ مختصر سی عبارت خلاصہ الفتاویٰ' فتاویٰ بزازیہ' طحطاوی اور الدر المختار سے منقول ہے۔ ان سب کتب کا تعلق فقہ حنفی سے ہے۔

دوسری مثال ملاحظہ کیجئے :

سونے چاندی کے بوتام بطور مذکور لگانے جائز ہیں۔ اس حکم کا حوالہ السیر الکبیر' ذخیرۃ الفتاویٰ' المنتقی' فتاویٰ تاتارخانیہ' الدر المختار' طحطاوی اور فتاویٰ عالمگیری جیسی معتمد کتب فقہ حنفی سے ثابت ہے۔ (ج ۱۰ ص ۴۱)

پہلے تحریر ہوا کہ امام احمد رضا بریلوی کے علمی جوہر ایسے فتاویٰ میں کھلتے ہیں جو علمائے کرام دریافت کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک فتوی گیارہویں جلد میں شامل ہے۔ جس کا استفتاء مولانا عبدالسمیع نے رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ میں میرٹھ سے بھیجا تھا۔ اس استفتاء میں دریافت کیا گیا تھا کہ منی آرڈر کی فیس ربا ہے یا اجرت؟ اس استفتاء کے جواب میں آپ نے "المنی والدرر لمن عمد منی آرڈر" نامی رسالہ تحریر فرمایا جو فتاویٰ کے قریبا بائیس صفحات پر مشتمل ہے اور یہ فتوی تحریر کرتے وقت قریباً سو کتب سے استفادہ کیا گیا۔

استفتاء یہ تھا کہ ہبہ اور تملیک میں کیا فرق ہے؟ امام احمد رضا بریلوی نے مختصر جواب تحریر فرمایا "اصل وضع میں تملیک ھبہ سے عام ہے" (ج ۸ ص ۶۳)۔ اسی موضوع پر "فتح الملیک فی حکم التملیک" کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا اور اس رسالہ میں بیس بلند پایہ کتب فقہ حنفی سے استفادہ کیا۔ نیز ہبہ اور تملیک کے مختلف پہلوؤں سے بحث کرکے اپنے دعویٰ کو ثابت کیا۔

مذکورہ امور سے یہ حقیقت ثابت ہوتی ہے کہ فتاویٰ رضویہ فقہ حنفی کا شاہکار اور دینی معلومات کا خزینہ ہے۔ جس کا مواد فقہ حنفی کی فکر سے حاصل کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فتاویٰ عالمگیری کی طرح فتاویٰ رضویہ نے بھی برصغیر میں فقہ حنفی کو رواج دینے اور مقبول بنانے کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ فتاویٰ عالمگیری عربی زبان میں ہے اور اس میں شامل جزئیات کے جوابات بھی مختصر ہیں۔ جبکہ فتاویٰ رضویہ کا بڑا حصہ اردو زبان میں ہے۔ اس کا مواد مقامی مسائل کا عکاس ہے۔ نیز امام احمد رضا بریلوی نے مسائل کو معروضی انداز میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس لئے بادی النظر میں برصغیر میں فقہ حنفی کی ترویج و اشاعت میں فتاویٰ رضویہ کا کردار زیادہ وقیع' موثر اور دیرپا ہے۔ جس کے اثرات عام لوگوں کی زندگیوں میں آج بھی نمایاں ہیں۔

مولانا احمد رضا خان كما عرفته

بقلم : دكتور حسين مجيب المصرى

الاستاذ بكلية الآداب من جامعة عين شمس والعضو الخبير

بالمجمع اللغوى و عميد دراسات الادب الاسلامى المقارن

من المعلوم على وجه اليقين ان المعرفة لاتنتهى ابدا بل تقبل الزيادة ابدا' وان العلم لن يقف عند نهايه كما لا يحيط به من كل نواحيه وشتى مراميه كائن من يكون ولو امتد به العصر طويلا. فالعلم يحيط الانسان بقدر منه واهل العلم فى مقدار علمهم على تفاوت وهذا متعارف معلوم.

ان العلم ليس حكرا على احدٗ وقد يعرف منه شاب فى ريق شبابه مالا يعرف شيخ فى شيخوخته الفانية ' ولقد سعدت منذ اشهر معدودات حينما اقترح على تلميذى حازم محفوظ فور عودته من باكستانٗ ان انقل الى الشعر العربى منظومة مولانا احمد رضا خان التى تسمى (المنظومة السلامية) والتى نظمها فى مدح سيد الانبياء. صلى الله عليه وسلم. وهى تستمد عنوانها من ان الشاعر كرر فى نهاية كل بيت قوله "عليه منات الوف التسليمات" وهذا مبالغة فى التكثير و رغبة فى الافصاح عن فرط الاكرام والاعظام.

قطبت بذالك نفسا ووعدته خيراً ولكنى رغبت اليه ان نتعاون معا فى تصدير هذه المنظومة. وهى فى مائة و واحد وسبعين بيتا. بلدراسة مستفيضة نبلغ فيها الوسع متعرفين على صاحب المنظومة وعلى منزلة منظومته خاصة ان انبئنى بان ابيات منها تتلى بعد صلاة الجمعة فى مساجد اهل السنة والجماعة فى باكستان والهند و بنجلاديشٗ فايقنت ان لها سيرورة عظيمة و رفعة المنزلة فى قلوب اهل لا اله الا اللهٗ على النطاق الاوسع. ولما كنت من نذر من عمره عمرا طويلا فى التساليف فى الادب الاسلامى المقارن استخرت الله و اتكلف عليهٗ وصح منى العزم على ان نهيى هذه التقدمة المستوعبة ونخلى ذرعنا لمراجعة كل اوجل ماكتب عنها من دراساتٗ وان نضيف اليها من عندياتناً وان نعقد المقارنات بينها وبين ما يشبهها كما نقارن بين

یک میں کیا فرق ہے؟
اب تحریر فرمایا "اصل
ہے' (ج ۸ ص ۶۳)۔
حکم التملیک" کے نام
س رسالہ میں بیس بلند
یا۔ نیز ہبہ اور تملیک
کے اپنے دعویٰ کو ثابت

ت ثابت ہوتی ہے کہ
ر اور دینی معلومات کا
ں کی فکر سے حاصل کیا
عالمگیری کی طرح فتاویٰ
حنفی کو رواج دینے اور
ادا کیا۔ فتاویٰ عالمگیری
یں شامل جزئیات کے
فاویٰ رضویہ کا بڑا حصہ
و مقامی مسائل کا عکاس
نے مسائل کو معروضی
ہے۔ اس لئے بادی النظر
یج و اشاعت میں فتاویٰ
اور دریا ہے۔ جس کے
ں آج بھی نمایاں ہیں۔

نظامها و من يشبهه من اعلام الاسلام فى العصر الحاضر وهو العلامة محمد اقبال ثم نقوم بشرحها شرحا نستطرد فيه استطرادا مفيداً وذلك توسيعا للمعرفة وتحقيقا المنفع.

ووالله ما عرفت من تلك الدراسة. التى بذلت فيها غاية الوسع. الامام يقوم بها الدليل على ان مولانا احمد رضا خان علم من اعلام الاسلام الذين انجبتهم شبه القارة فى العصر الحديث' وان له رفعة المنزلة و علو الدرجة عند المسلمين من اهل السنة والجماعة فى باكستان والهند وبنجلاديش و افغانستان' وبلغ من تكريم المسلمين لهذا العلم من علماء الاسلام حد انهم اطلقوا اسمه على عشرات الجامعات و مراكز البحوث فى باكستان والهند وعديد من الجوامع والمساجد. وعرفت من سيرته انه كان موصول الصلة بعلماء الدين الجهابذة فى ارض الحجاز فقد ادى مناسك الحج مرتين' وهناك وصل اسبابه باسباب علماء الدين واخذ معهم باطراف الاحاديث. وكان لارائه وقع فى نفوسهم' فبجلوه ماشاء الله ان يبجلوه. ودامت صلة المودة بينه وبينهم طويلا وطالما قدموا عليه زوارا فى مسقط راسه.

وبالذكر حقيق ما قيل بان اكثر من ثلاثه الاف كتاب كتبت عند هذا العلم و مولفاته' وقد يكون الكتاب الذى يصدر بعد قليل عنه' وهو ترجمة منظومته. التى شرحتها ونقلتها الى الشعر العربى. فى عداد هذه الكتب.

اما ما قل من ان لهذا العالم من الاراء ما يبلغ حد الشطط' فهذا مالم يمرلى بسمع ولا وقعت عليه فى صحيفة عين' والله على ما اقول شهيد. وحسبى ان اكون اخرجت هذا الكتاب عنه' وانا احتسب ذلك عندالله على انه صدقة العلم. ومعلوم ان كل يوم جديد ات من العلم بمزيد.

وبناء على ما اسلفنا من قول لا ارى وجه لتجريحنا ونرجو كف الملامة عنا' وما عرفنا على مولانا "احمد رضا الاالخير... كل الخير"

ولقد امتدحه العلامة "محمد اقبال" الذى عايشته فى مؤلفاته. اكثر من اعوام ثلاثين. واخرجت عنه ثمانية كتب ونلت عليها وسام الجدارة من الرئيس محمد ضياء الحق عام ١٩٨٠م' و "اقبال" هو من هو فى نزعته الاسلامية الاصلاحية وضد التطرف والشطط. يقول ان شبه القارة الهندية من اقصاها الى اقصاها لم يولد فيها من يشبه "احمد رضا خان" فى عبقريته التى لايجود الزمان على احد بما يدانيها' وهذا واضع بالوضوح الاثم فى فتاويه' انها شاهد صدق على حدة ذكائه و عمق تفكيره فى تدبير ما يبدى الراى فيه على انه الفقيه الحق بالمعنى الاصح الادق الذى تضلع فى شتى علوم الدين على نحولا تصادفه عند غيره. انه داب على تعميق

التفكير والتأهل قبل الاعلان عن راية' فهو لا يبلو رايه من فراغ بل على النقيض من ذلك' يلتمس اليه كل وسيلة لترجيع ذلك الرأى. و ترتب على ذلك انه عرف فى جزم ويقين ان رايه هو الصواب الاصوب' وبذلك انه فى غنيه عن الرجوع عما قاله فى شتى الفتاوى. ويسعنا قولنا انه يعد ابا حنيفة فى عصرنا الحاضر".

ان الاشارة الى رأى "اقبال" فيه . وُهو' من هو فى رجاحة العقل ونفاذ البصيرة. مما تغنى فيه الاشارة عن العبارة.

لقد انشد "اقبال" بعض اشعار "احمد رضا" فى مجالسه فى نشوة اعجابه بها' وهى اشعار فى مدح الرسول صلى الله عليه وسلم.

ان "احمد رضا" اشهر واكبر شاعر من شعراء الاردية مدح سيد الخلق عليه الصلاة والسلام.

والسيد عبدالحى الكهنوى. والد العلامة ابى الحسن الندوى (ابرز علماء الاسلام فى هذا العصر) اطال فى مدح احمد رضا' فاقر بفضله وسعة علمه واعجابه بمؤلفاته فى الفقه الحنفى فقال انه منقطع النظير فى الفقه الحنفى.

كما قيل ان مؤلفات "احمد رضا" بلغت الالف فى خمسة و خمسين علماً وفناً' فهذه عبقرية لا شك فيها.

ولا نذكر اننا وقعنا على كلمة فى كتاب اونطق بها لسان ذكرت عنه السوء اين كان .

ومما يجدر ذكره ان جامعة الازهر الشريف اجازت عام ١٩٩٧م رسالة تخصص. ماجستير . تحت عنوان "الامام احمد رضا خان واثره فى الفقه الحنفى"

بقى ان نقول ان مؤلف الموسوعة الميسرة فى الاديان والمذاهب والاحزاب المعاصرة. مع ماله عندنا من كل الاحترام والجلال. لم يدرس اللغة الاردية حتى يقتدر على التعرف على هذا العلامة' مما كتب-عنه فيها وخاصة من عايشوه و عاصروه واطلعوا على كل ماجرى به قلمه وانطلق به لسانه.

ونحن نلتمس له المعذرة ان كان عرف شيئا وغابت عنه اشياء والعصمته لله وحده.

اما ولدنا البار حازم محفوظ فنرى ان مقاله لاغبار عليه ويلزمنا بان نستند اليه فيما وردت فيه من معلومات' لانه بارى القوس فقد عرفه احسن من معرفتنا له' لانه عرفه فى قومه و بينته و من كتبوا عنه' وجمع ورتب و نشر ديوانه العربى المسمى "بساتين الغفران" كما اخرج كتابا قيما عنه تحت عنوان "احمد رضا والعالم العربى".

مولانا احمد رضا خاںؒ اور ان کی تعلیمات

تحریر: ڈاکٹر ظفر حسین زیدی٭

(وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی)

مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے عظیم فقیہ اور مذہبی رہنما تھے، برصغیر میں مسلم اقتدار کے تحفظ، مسلمانوں میں دینی تعلیم کے فروغ، سماجی شعور کی ترویج واشاعت اور مسلمانوں کے جداگانہ سیاسی و سماجی تشخص کے تحفظ کیلئے آپ کی خدمات جلیلہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

آپ نے برصغیر پاک و ہند میں دین اسلام کے فروغ اور سربلندی کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ نے سب سے زیادہ توجہ علم اور ہنر مندی سیکھنے کی طرف مبذول کرائی، آپ مسلمان مفکرین میں منفرد مقام کے حامل ہیں کیونکہ آپ نے ہی مسلمانوں کو بچت کا راستہ دکھاتے ہوئے بینکنگ سسٹم قائم کرنے کا شعور دیا اس سلسلے میں آپ کے دو رسائل لائق مطالعہ ہیں جو آپ کی ذہانت، فطانت اور دوراندیشی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ (۱) کفل الفقیہ الفاھم (۲) تدبیر فلاح و نجات و اصلاح معاشرہ کی تشکیل نو کیلئے آپ نے انگریز اور ہندوؤں کے رسم و رواج کو سختی سے رد کیا اور مسلمانوں کو دینی شعائر پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کو جدید تعلیم حاصل کرنے کی طرف بھی راغب کیا چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

> "غیر دین کی ایسی تعلیم جو جملہ مفاسد سے پاک ہو مثلاً ریاضی، ہندسہ، حساب، جبر و مقابلہ، جغرافیہ، امثال ذلک ضروریات دینیہ سیکھنے کے بعد سیکھنے کی کوئی ممانعت نہیں خواہ کسی بھی زبان میں ہو اور نفس زبان کا سیکھنا کوئی حرج رکھتا ہی نہیں"

مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے تمام جملہ علوم و فنون پر کتب و رسائل تحریر فرمائے ہیں کاش یہ تمام رسائل جو کہ عربی و فارسی یا قدیم اردو زبان میں ہیں دور حاضر کی اصطلاحات کے ساتھ شائع ہوں تاکہ آج کل کے اسکالر حضرات بھی آپ کی فکر سے افادہ کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان از خود نہایت احسن طریقے سے انجام دے سکتا ہے تاکہ لوگوں کے سامنے اس عظیم مسلمان سائنسدان کے افکار پہنچیں جس نے (۱۰۰) سال قبل کئی علوم فنون میں اپنا نظریہ پیش کیا تھا۔

آپ نے "کنزالایمان" کے نام سے قرآن مجید کا اردو ترجمہ کر کے برصغیر کے مسلمانوں کو تعلیمات الٰہی سے روشناس کرایا، ایک دوسری تصنیف "العطایا النبویه فی الفتاوی الرضویه" میں مستقل مسائل کے ساتھ ساتھ روزمرہ زندگی میں پیش آمد مسائل کے بارے میں رہنمائی فرمائی ہے۔

مسلمانوں کے تعلیمی نظام اور تشخص کو اس وقت زبردست دھچکا لگا جب آج سے (۱۰۰) سال قبل انگریزوں نے ہندوؤں کے ساتھ مل کر ہند کی معیشت پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس پر آشوب دور میں اللہ رب العزت نے برصغیر کے مسلمانوں کو حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ جیسی باصلاحیت اور مدبرانہ قیادت سے نوازا، آپ کی تصانیف اور تبلیغی کاوشوں نے شکست خوردہ قوم میں ایک فکری انقلاب برپا کر دیا۔ آج کا منتشر ماحول بھی ہم سے تعلیمات امام احمد رضا پر غور و فکر کرنے کا متقاضی ہے۔

امام احمد رضا
اور علم حجریات (PETROLOGY)

از : پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری★

★(چیئر مین شعبہ ارضیات جامعہ کراچی)

امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدث بریلوی کو علم حجریات (Petrology) پر بھی دیگر علوم کی طرح بھرپور دسترس حاصل تھی اس سلسلے میں مسئلہ تیمم بیان کرتے ہوئے آپ نے کئی ضمنی رسائل تحریر کئے جو علم و تحقیق کا انمول خزانہ ہیں۔ امام احمد رضا نے اس سلسلے میں ایک رسالہ بعنوان

المطر السعید علی نبت جنس الصعید (۱۳۳۵ھ)

تحریر فرمایا تھا۔ اس رسالے سے یہاں صرف اس بات کا ذکر کیا جارہا ہے کہ کسی پتھر کے متعلق کس طرح معلوم کیا جائے کہ وہ جنس ارض (Earthy) ہے یا نہیں کیونکہ تیمم کے لئے احناف کے نزدیک یہ شرط ہے کہ وہ شئ (پتھر) جنس ارض سے ہو ورنہ اس سے تیمم نہیں ہوگا اگرچہ وہ پتھر سے زیادہ سخت کیوں نہ ہو اور دیکھنے میں بھی پتھر معلوم ہو۔ اسی طرح اس مضمون سے یہ بھی آگاہی ہوگی کہ امام احمد رضا ماہر علم حجریات کی طرح معدن (Metal) کی باقاعدہ (Scientific) تعریف کی ہے اور علم حجریات کی بعض ایسی اصطلاح فراہم کی ہیں جو کسی عربی لغت میں بھی دستیاب نہ تھیں۔

علم حجریات (Petrology) علم ارضیات (Geology) کی شاخ ہے اور اس کی تعریف کچھ یوں ہے :

"The branch of Geology that dealing with origin, occurrence, Structure ad history of rocks."

(Glossry of Geology P-532)

یعنی حجریات وہ علم ہے جس میں پتھروں کی تاریخ، بناوٹ، ہیت اور ان کی ساخت سے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ تفصیل میں جائے بغیر اتنا بتاتا چلوں کہ ماہرین علم حجریات اول چٹانوں کو تین گروپ میں تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) آتشی چٹانیں (Igneous Rocks)

یہ لاوا (Lava) سے بنتی ہیں جب لاوا آتش فشاں پہاڑوں سے باہر مائع، گیس کی صورت میں آتا ہے اور زمین پر آنے کے بعد ٹھنڈا ہو کر سخت ہو جاتا ہے اسی طرح اس کے گیس کے اجزاء بھی دور جاکر ٹھنڈے ہو کر پتھر کی طرح سخت ہو جاتے ہیں۔ ان پتھروں میں زیادہ تر معدنیات (Metallicores) ہوتی ہیں مثلاً لوہا، میگنیز، سونا، چاندی، پلاٹینم، ایلومونیم اور ساتھ ہی ساتھ ان پتھروں میں جواہرات بھی ہوتے ہیں۔

(۲) رسوبی چٹانیں (Sedimentary Rocks)

جن کو (Earthy rocks) بھی کہا جاسکتا ہے اور جنس ارض کا اطلاق ان ہی اقسام کی (Rocks) پر ہوتا ہے۔ یہ چٹانیں سمندروں میں مٹی کے ذرات کی تہہ بہ تہہ جمنے کے باعث بنتی ہیں مثلاً ریتلی پتھر (Sandstone) یا سمندر کے اندر Precipitation کے عمل کے ذریعہ بنتی ہیں جیسے چونے

کا پتھر Limestone یا پھر Evaporation کے عمل سے بنتی ہیں مثلاً لاہوری نمک، (Rock Salt) جپسم (Gypsum) وغیرہ۔

(۳) متغیر چٹانیں (Metamorphic Rocks)

یہ چٹانیں آتشی یا رسوبی میں تبدیلی کے باعث بنتی ہیں کہ جب ان دو میں سے کوئی سی چٹانیں ایک زمانے تک زیادہ Pressure اور زیادہ Tempratcre کے زیر اثر ہوتی ہیں تو ان میں تبدیلی آجاتی ہے مثلاً چونے کا پتھر تبدیل ہو کر ماربل (Marble) میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

ماہرین حجریات نے ہر قسم کی چٹان میں موجود معدن (Minerals) کو دو بنیادی اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

(1) دھاتی معدن (Metallic Minerals)

(2) غیر دھاتی معدن (Non-Metallic Minerals) یا

پھر ماہرین نے ان معدن کی کیمیائی ترکیب (Chemical Composition) کی بنیاد پر آٹھ گروپ میں تقسیم کیا ہے مگر لفظ دھات (Metal) کی تعریف کسی بھی ماہر نے نہیں کی مگر امام احمد رضا نے نہ صرف Metal کی تعریف (Defination) بتائی بلکہ جنس عرض معلوم کرنے کیلئے ایک کلیہ (Heat Test or Flame Test) استعمال کیا ہے کہ آگ کا ان پر کیا اثر ہوتا ہے۔ ان اثرات کی بنیاد پر پتھروں کی اقسام بتائیں جاتی ہیں خیال رہے کہ یہاں پتھر سے مراد وہ سخت چیز ہے جو پتھر ہے یا پتھر نما مگر اس کا تعین کہ وہ جنس ارض (Earthy) ہے یا نہیں اس وقت ہوگا جب اس کو آگ (Heat) فراہم کریں اور پھر اس میں تبدیلی آئے چنانچہ آپ نے جنس ارض کے لئے (کتاب حلیہ کے حوالے سے) ایک قانون (Law) یہ فراہم کیا کہ:

جنس ارض وہ ہے جو آگ سے جل کر راکھ (Ash) نہ ہو جائے اور جو نرم (Soft) نہ ہو اور منطبع (Mallaeable) نہ ہو۔

(جدید فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۵۸۲ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

امام احمد رضا جنس ارض کے حوالے سے رقم طراز ہیں

"علما کرام نے بیان جنس ارض میں ان آثار سے کہ اجسام میں نار سے پیدا ہوتے ہیں پانچ لفظ Five (Characters) ذکر فرمائے ہیں "احتراق، ترمد، لین، ذوبان اور انطباع (ص ۵۷۹)

امام احمد رضا ہر ایک کے متعلق تفصیلاً رقمطراز ہیں:

۱۔ احتراق۔ (Burning)

شئے اثر نار سے کلاً (Completely) یا بعضاً (Partially) فاسد (Spoil) و خارج عن المقاصد (Not remain as orignal) ہو جائے۔ جیسے زمین سوختہ (Baked earth) کے اثر نار سے بشدت گرم ہو کر سیاہ ہو گئی...... اس سے تیمم جائز ہے۔ (ص ۵۸۰)

اس عمل میں امام احمد رضا نے یہ بتایا ہے کہ آگ کی تپش سے زمین کی رنگت تو بدل سکتی ہے مگر وہ زمین کی اجزا ہی رہیں گے اس لئے اس کا اطلاق جنس ارض سے ہوگا اور اس سے تیمم جائز ہے چنانچہ طحطاوی اور شامی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

"جب زمین کی مٹی کسی اور ملنے والی چیز کے بغیر اس حد تک جلادی گئی ہو کہ سیاہ بن گئی ہو تو اس سے تیمم ہو سکتا ہے اس لئے کہ اس سے محض مٹی کے رنگ میں تغیر آیا ہے حقیقت اور ذات میں تبدیلی نہیں آئی (ص ۵۸۰)

(۲) ترمدّ (Ash) راکھ ہو جانا

امام احمد رضا اس عمل کے لئے چار صورتیں بیان

کرتے ہیں جس میں شئے جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔

(ا)انتفا(Sublimation)جب شئی جل کر بالکل فنا ہو جائے جیسے گندھک(Sulfur)یا نوشادر AICL2 (جو آگ کے اثر سے بالکل غائب ہو جاتے اور بخارات بن کر اڑ جاتے ہیں)

(ب)انطفا (Residuate)بعد عمل نار اس کے سب اجزاء بر قرار رہیں مگر پانی کی کوئی نمی تھی وہ خشک(Dry) ہو گئی۔

(اس عمل میں اس شی میں موجود پانی خشک ہو جاتا ہے اور وہ بعد میں راکھ کی شکل اختیار کر لیتی ہے)

(ج) انتقاص۔اس کی بھی دو صورتیں ہیں :

(i) تکلیس احجار(Unhydrates)۔نار جب کسی شئی کے اجزاء رطبہ ویابسہ (Dry and wet Particles)میں تفریق (Separation)کر دے۔نہ حجم میں فرق آیا نہ بہت ضعیف (Weakrock)ہوا۔

(ii)ترمد۔Ash اس میں اگر رطوبات کثیرہ سب فنا(Dry)ہونے سے پہلے آگ بجھ گئی اور دوبارہ جلنے کی صلاحیت باقی رہی تو یہ انگشت، کولا(Coal)ہے ورنہ راکھ (Ash)جس کے اجزاء ہاتھ لگنے سے بکھر جاتے ہیں۔

(۳)لین (Calcination)

اس میں ہر شی پک کر (Through Burning or Baking)اپنی اصلی حالت سے نرم ہو جاتی ہے جیسے چونا۔

امام احمد رضا اس عمل میں اپنا ایک مشاہدہ اقول کے تحت نقل کرتے ہیں۔

"اس میں(لین کے عمل میں)کلا "یابعض"بقائے جسم (Remaining Part)شرط ہے۔نیز یہ بھی لازم کہ اگرچہ گرہ (Bounding)قدر سے سست (Loose)ضرور ہوئی کہ پہلی سی باہم گرفت (Stiffen/ وصلابت (Cohesiveness) (Hardend)نہ رہی مگر جسم کہ منجمد تھا اپنے انجماد پر رہے۔(ص۵۸۱)

(۴)ذوبان پگھل جانا(Melting)

اس عمل کے متعلق امام احمد رضا اقول کے ذریعہ اپنی فکر دے رہے ہیں :

"یہ وہ صورت ہے کہ اجزاء موجودہ کی گرہ (Bondin) قریب الحلال (یعنی بہت Loose Bonding حالت) ہے نہ تو پوری طرح کھل گئی (کہ اجزاء جدا ہو جائیں) کہ اثر نار سے ان میں کے رطبہ یابسہ کو چھوڑ کر اڑ جائیں (یعنی پگھلے ہوئے دھات کی سی صورت ہوتی ہے کہ وہ پانی کی طرح بہنے لگتی ہے) نہ وہ گرفت رہی (Melt کی صورت میں) کہ بندھی رہے۔لہذا یہ اجزاء رطبہ (Wet Particles)فراق چاہ کر اڑنا چاہتے ہیں یعنی پگھلے ہوئی دھات میں سے پانی کے اجزاء اڑ جانا چاہتے ہیں) کہ آگ کی گرمی اس کی مقتضی (کہ High Tempratuce میں پانی کی اجزاء اپنی جگہ نہیں ٹھہرتے اور اڑ جاتے ہیں) اور گرہ بہت سست ہو گئی لیکن اجزائے یابسہ (Dry Parti-cles)انہیں یعنی (Wet Partivles) کو نہیں چھوڑتے کہ ہنوز تماسک (Cohesiveness) (or power to hold together)باقی ہے اس کشاکش میں روانی تو ہوئی مگر مع بقائے اتصال (Contact of dry and wet particales) زمین ہی پر رہی اس نے صورت سیلان (flow) پیدا کی"۔(ص۵۸۱)

اس عمل میں امام احمد رضا کی Metal سے متعلق تعریف سامنے آتی ہے جو اس طرح ہے :

"Metal۔(دھات) وہ شی ہے کہ جب اس کو اثر نار کے تحت رکھا جائے تو وہ مائع کی طرح بہے گی اس میں موجود رطبہ ویابسہ اجزاء علیحدہ نہ ہو سکیں گے اگر چہ عمل نار سے ان کے bonds کمزور ضرور ہو جاتے ہیں یعنی Wet & Dry Particles کے Bond ٹوٹتے نہیں اور ان میں باہم Contact باقی رہتا ہے اگر یہ Bond ٹوٹ جائے تو پھر پانی کے اجزاء اڑ جائیں گے اور اس کی پگھلی حالت فوراً ختم ہو جائے گی اور سخت چیز کی طرح جسم باقی رہ جائے گا۔ یہ اگر چہ Metal کا Melting Process بیان ہے مگر Metal کی تعریف اس میں یہ نکل کر سامنے آئی کہ :

"شی جب عمل نار سے گزرے تو مائع کی طرح بہے اور اس کے دونوں اجزاء جدا نہ ہوں"۔

(۵) انطباع (Malleability)

یہ لفظ اگر چہ عربی ہے مگر زبان عرب پر نہیں نہ ان سے کبھی منقول ولہذا القاموس، محیط حتیٰ کہ تاج العروس کے متدرکات تک اس کا پتہ نہیں ہاں فقہا کرائے نے اس کو استعمال کیا ہے۔ جس کا پہلا سراغ امام شمس الائمہ سرخسی تک چلتا ہے شیخ الاسلام غزی نے اس کے معنی (پارہ پارہ نرم ہونا) فرمائے ہیں (ص ۵۸۱)

اس کے بعد اقول کر کے فرماتے ہیں :

"اس سے تو یہ ظاہر کہ لین انطباع میں داخل اور اس کا جز ہے لیکن علامہ خسرو نے انطباع کو خود لین سے تفسیر کیا ہے جس سے روشن کہ دونوں ایک چیز ہیں"

مزید اپنی تحقیق کہ انطباع کیا ہے لکھتے ہیں :

"انطباع طبع سے ماخوذ ہے طبع بمعنی عمل صنعت ہے تو انطباع بمعنی قبول صنعت ہے یعنی شی کا قابل ہو جانا کہ وہ جس طرح گھڑنا چاہے گھڑ سکے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھل سکے اور یہ نہ ہو گا مگر بعد لین و نرمی تو لین (Softness) نہ اس کا عین نہ جز بلکہ اس کی علت اور گھڑنے کی صورت میں اسے لازم ہے جیسے سونا چاندی، لوہے کا آگ سے نرم ہو کر ہر قسم کی گھڑائی کے قابل ہو جانا اور ڈھالنے کی صورت میں ذوبان (Melting) اس کی علت ہے۔ (۵۸۳)

امام احمد رضا نے واضح طور سے اس بات کی نشاندہی فرمائی ہے کہ کچھ قسم کے پتھر یا معدن ایسے ہوتے ہیں کہ آگ پر وہ اتنے نرم ہو جاتے ہیں کہ ان کو جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھل جاتے ہیں اور یہ عمل مختلف قسم کی دھات بنانے میں یا Alloy بنانے میں کام آتا ہے جس سے اور مختلف چیزیں بنائی جاتی ہیں اس پر مزید تحقیق کی جائے تو امام احمد رضا کا نظریہ Metallurgy بھی سامنے آسکتا ہے۔ قدرت نے امام احمد رضا کو حقیقتاً تمام علوم وفنون کی بھر پور سمجھ اور صلاحیت عطا کی تھی۔

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ★(سابق ایڈیشنل سیکریٹری، وزارت تعلیم حکومت سندھ)

ایک وہ زمانہ تھا جب سرزمین عرب میں بلکہ دنیائے اسلام میں اہل سنت و جماعت کی حکومت تھی اور امام احمد رضا خاں بریلوی کا شہرہ دور و نزدیک پھیلا ہوا تھا، یہود و نصاریٰ کے تعاون اور حمایت سے نئی حکومت قائم نہ ہوئی تھی اور کفر و شرک کے بہانے اہل سنت و جماعت کا قتل عام نہ ہوا تھا---تو اہل سنت و جماعت کے اقتدار کے زمانے میں حرمین شریفین اور دنیائے عرب کے علماء نے امام احمد رضا خاں بریلوی کی علمی اور فکر خیز کتاب "الدولة المكيه بالمادة الغيبيه" (۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء) پر تقاریظ لکھیں اور خوب پذیرائی ہوئی جو ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے بانی جناب سید ریاست علی قادری کی کوشش سے ۱۹۸۳ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی۔ عرب محققین نے ان تقاریظ سے روشنی حاصل کی چنانچہ جامعہ ازہر شریف، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (استاد شعبہ زبان اردو و ترجمہ) نے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک مستقل کتاب لکھی:-

"الامام احمد رضا والعالم العربی"

(مطبوعہ لاہور، کراچی ۱۹۹۸ء)

اس طرح امام احمد رضا بریلوی کا نام ۸۰، برس کے بعد دنیائے عرب میں پھر جانا پہچانا جانے لگا۔

امام احمد رضا بریلوی ۱۹۰۵/ ۱۳۲۳ء میں دوسری بار حج بیت اللہ شریف اور زیارت حرمین طیبین کے لئے حاضر ہوئے، علما کرام نے آپ سے فتوے اور سندیں لیں، سابقہ مراسم اور پختہ ہو گئے، امام احمد رضا نے ۱۹۲۱ء میں وصال فرمایا، اس طرح کم از کم ۱۴-برس یہ مراسم رہے اور مراسلت بھی ہوتی رہی چنانچہ امام احمد رضا کے نام مندرجہ ذیل علماء کرام کے عربی خطوط ملتے ہیں:-

(۱) علامہ شیخ عبدالقادر کردی

(۲) شیخ الدلائل علامہ شیخ سید اسمٰعیل مکی

(۳) علامہ شیخ مامون البری مدنی۔(۱)

امام احمد رضا بریلوی کے بہت سے عرب خلفاء تھے۔(۲) مکہ مکرمہ کے مندرجہ ذیل خلفاء پر ایک فاضل سید اے-ایچ-شاہ نے دقیع مقالات قلم بند کئے ہیں:-

(۱) علامہ شیخ احمد خضراوی ہاشمی (م ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء)(۳)

(۲) شیخ عبداللہ ابوالخیر میرداد (م ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء)

موصوف کے ساتھ ساتھ ان کے والد ماجد شیخ احمد ابوالخیر میرداد اور میرداد خاندان کے ۱۴ علماء کرام کے حالات بھی لکھے ہیں جو فل اسکیپ سائز کے ۸۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں---فاضل موصوف نے امام احمد رضا اور مفتی مالکیہ شیخ حسین مکی الازہری کے خاندان پر بھی سیر حاصل لکھا ہے جو ۱۰۰-صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ امام احمد رضا کے عرب اساتذہ:

(۱) شیخ عبدالرحمن سراج حنفی۔(۴)

(۲) علامہ سید حسین بن صالح جمل اللیل شافعی۔(۵)

پر بھی فاضل موصوف نے مقالات لکھے ہیں

---فاضل موصوف نے مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں (ابن امام احمد رضا خاں) کے خلیفہ سید محمد بن علوی مالکی بن عباس مالکی (مصنفہ شیخ محمد علی مغربی مترجمہ شیخ افتخار احمد قادری) پر بہت ہی مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔ شیخ محمد بن علوی مالکی (۶) نے اپنی کتاب "الطالع السعید المنتخب من السلسلات و اسانید" (مطبوعہ سعودی عرب) میں امام احمد رضا بریلوی کا ذکر کیا ہے (۷)---دنیائے عرب میں اب بہت سی ایسی کتابیں شائع ہو گئی ہیں جن سے امام احمد رضا بریلوی کے عرب اساتذہ، خلفاء اور محبین کے حالات معلوم کئے جا سکتے ہیں مثلاً

(۱) محمدعلی مغربی : اعلام الحجاز، جده ۱۹۸۵ء

(۲) سید انس یعقوب کتبی مدنی : اعلام من ارض النبوة ، جده ۱۹۹۳ء

(۳) حسن عبدالحئی قزاز: اهل الحجاز بعبقهم التاریحی ، جده ۱۹۹٤ء

(٤) عمر عبدالجبار: سیرو تراجم بعض علمائنافی القرآن الرابع عشر للهجرة، جده ۱۹۸۲ء

(٥) داکتر بکرمی شیخ امین : الحرکته الادبیة فی المملکة العربیة السعودیة ، بیروت ۱۹۸۵ء

(٦) زهیر محمد جمیل کتبی مکی : رجال من مکة المکرمه، جده ۱۹۹۲ء وغیرہ وغیرہ

غالباً دور جدید میں امام احمد رضا بریلوی پر سب سے پہلے عالم عرب میں پروفیسر محی الدین الوائی (ازہر یونیورسٹی، قاہرہ) نے عربی میں مقالہ قلم بند کیا جو فروری ۱۹۷۰ء میں "صوۃ الشرق" میں شائع ہوا جس میں آپ کے علم و فضل کی تعریف کی گئی ہے۔ محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض کے پروفیسر کلیۃ الشریعہ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ مرحوم نے فتاویٰ رضویہ کے عربی فتاویٰ دیکھ کر حیرت کا اظہار فرمایا تھا ایک اور فاضل نے بھی جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض سے امام احمد رضا پر غالباً ایم۔اے کے لیے مقالہ پیش کیا تھا مگر صحیح معلومات پر مبنی نہیں اس لئے تحقیقی مقالہ نہیں کہا جا سکتا---

سب سے اہم کام ازہر یونیورسٹی، قاہرہ میں ہو رہا ہے، دو حضرات امام احمد رضا پر ایم۔فل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک مولانا مشتاق احمد شاہ ہیں جن کے مقالہ کا عنوان تھا۔

الامام احمدرضا و اثره فی الفقه الحنفی

دوسرے مولانا ممتاز احمد سدیدی ہیں جن کے مقالہ کا عنوان تھا:

الشیخ احمد رضا خان البریلوی الهندی شاعراً عربیاً

مولانا ممتاز سدیدی (بن علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور) کے ایماء پر جامعہ ازہر، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر سید حازم محفوظ مصری (اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، ترجمہ) نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے رجوع کیا، ۱۹۹۸ء میں امام احمد رضا کانفرنس، کراچی میں ان کو بلایا، انہوں نے ایک وقیع مقالہ پیش کیا، امام احمد رضا کی طرف ان کی خاص توجہ نے جامعہ ازہر میں ایک انقلاب برپا کر دیا، انہوں نے جامعہ ازہر کے اساتذہ اور محققین کو حقائق سے باخبر کیا اور ان سے امام احمد رضا پر لکھوایا۔ اہل سنت و جماعت پر ڈاکٹر سید حازم کا عظیم احسان ہے۔ جو کام برسوں میں نہ ہو سکتا تھا انہوں نے دو تین سال میں کر ڈالا۔ جامعہ ازہر شریف میں امام احمد رضا کے حوالے ہونے والے تحقیقی کام کی

تفصیلات پر ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے ایک جامع رسالہ "امام احمد رضا اور جامعہ الازہر" مرتب فرمایا ہے جو ۱۹۹۹ء میں بزم رضویہ، لاہور نے شائع کیا---ڈاکٹر حازم صاحب نے خود بھی کام کیا سب سے پہلے انہوں نے امام احمد رضا کے عربی کلام کو جمع کر کے "بساتین الغفران" کے عنوان سے چھپوایا (۸)--- پھر ایک تحقیقی مقالہ "الامام الاکبر المجدد محمد احمد رضا خان والعالم العربی" (۹) قلم بند کیا جس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اس کے بعد امام احمد رضا کے ۸۰-ویں عرس پر جامعہ ازہر، قاھرہ سے یادگاری مجلہ شائع کیا جس کا عنوان ہے

"الکتاب التذکاری---مولد الامام احمد رضا خاں

(قاھرہ ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)

اس میں عربی اور اردو میں مقالات ہیں۔ عربی مقالات ان حضرات کے ہیں۔

(۱) فاضل جلیل ڈاکٹر حسین مجیب المصری (۱۰)
(۲) ڈاکٹر عبدالمنعم خفاجی
(۳) ڈاکٹر قطب یوسف زید
(۴) ڈاکٹر رزق مرسی ابو العباس
(۵) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ

اردو سیکشن میں ان حضرات کے مقالات ہیں:

(۱) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری
(۲) پروفیسر نبیلہ اسحاق چودھری
(۳) صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری

ڈاکٹر حازم صاحب نے یادگاری مجلہ کے مقدمہ میں امام احمد رضا پر آئندہ لکھے جانے والے تقریباً ۲۰-مقالات کے عنوانات دیئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ امام احمد رضا پر برق رفتاری سے کام کر رہے ہیں، ڈاکٹر حازم صاحب کا یہ جذبہ اہل سنت کے جوانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ ڈاکٹر حازم صاحب نے ایک اور اہم کام کیا ہے۔ امام احمد رضا کے مشہور سلام کو منثور کیا پھر ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس کو منظوم کیا، یہ عربی سلام بعنوان:

المنظومة السلامیة فی مدح خیر البریة (۱۱)

(مطبوعہ قاھرہ، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)

ڈاکٹر حازم صاحب ایک اور اہم کام کر رہے ہیں، وہ امام احمد رضا خاں بریلوی کے دیوان حدائق بخشش کا عربی نثر میں ترجمہ کر رہے ہیں اور ڈاکٹر حسین مجیب المصری اس کو منظوم کر رہے ہیں، تقریباً ۴۰۰-اشعار کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس منظوم ترجمہ کا عنوان یہ تجویز کیا:

صفوة المدیح (فی النبی و آل البیت والصحابه والاولیاء)

بقول ڈاکٹر حازم مصری:

وبدون ادنیٰ شك عمل علمی کبیر

اور اس کا سہرا بھی ڈاکٹر حازم صاحب کے سر ہے کیونکہ ڈاکٹر حسین مجیب المصری سے امام احمد رضا کا تعارف کرانے والے وہی ہیں جس کا موصوف **المنظومة السلامیة** کی تقدیم اس طرح اعتراف کیا ہے۔

ولولاه ما کان لی ان اعرف ماعرفت ولا اکتب ماکتبت

(ترجمہ) اگر وہ نہ ہوتے میں وہ نہ جانتا جو میں نے جانا اور وہ نہ لکھتا جو میں نے لکھا:

جامعہ ازہر، قاھرہ، کے ڈاکٹر نجیب جمال (استاد زائر کلیة اللغات والترجمہ) نے امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا مختصر انتخاب بعنوان "نظارہ روئے جاناں" مرتب کیا ہے جو ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی، لاہور نے شائع کر دیا۔

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر ،صاحب زادہ سید وجاہت رسول قادری اور جامعہ نظامیہ رضویہ ،لاہور کے شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے ۱۹۹۹ء میں قاہرہ (مصر) کا دورہ کیا اور وہاں علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف کرایا (۱۲)

امام احمد رضا پر عربی اور عربی کے حوالے سے اور بھی کام ہوا ہے (۱۳) مثلاً دارالعلوم اشرفیہ (مبارک پور، اعظم گڑھ) کے استاد کامل علامہ محمد احمد مصباحی کا مقالہ۔

"اضواء علی حیاۃ العلامۃ احمد رضا القادری البریلوی وخدماتہ العلمیہ والدینیہ"

جو ادارۂ تحقیقات اسلامی (بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد) کے مجلے الدراسات الاسلامیہ (اپریل ۱۹۸۴ء، ص ۳۱۔۳۹) میں شائع ہوا۔

پروفیسر محمود حسین نے ڈاکٹر عبدالباری (ریڈر شعبہ عربی) کی نگرانی میں مندرجہ ذیل عنوان پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (بھارت) سے ایم فل کیا:

مساهمة الشیخ احمد رضا خان فی اللغة العربیه وادبه

کراچی یونیورسٹی، شعبہ علوم اسلامیہ کے پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری نے امام احمد رضا کے مقالے "تدبیر فلاح ونجات واصلاح" پر مندرجہ ذیل عنوان سے فاضلانہ مقالہ قلم بند کیا جو بغداد کی ایک علمی مجلس میں تقسیم کیا گیا۔

الخطوط الرئیسیة للا قتصاد الاسلامی

پشاور یونیورسٹی سے ایک فاضل مولانا فیض الحسن صاحب، امام احمد رضا کی عربی خدمات، پر ایم فل کر رہے تھے۔ سید عتیق الرحمٰن شاہ بخاری نے ایک مقالہ لکھا ہے جو شائع ہو گیا ہے۔ عنوان ہے:

"من شعراء العصر الحدیث فی شبه القارة الهندیه"

(۱۸۵۶----۱۹۲۱)

موصوف بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد سے مندرجہ ذیل عنوان پر پی-ایچ-ڈی کر رہے ہیں۔

"الامام احمد رضا وآثاره الادبیه باللغة العربیه نثراً ونظماً"

یہ ایک طویل نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ الحمد للہ جزیرۂ عرب میں امام احمد رضا کا اثر تھا، اب پھر عود کرتا جارہا ہے، دلوں میں محبت پوشیدہ ہے، جہاں پابندیاں ہیں وہاں بھی محبت کی مہک آرہی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں بنگلہ دیش سے کچھ علماء گئے، جب امام احمد رضا کی نسبت سے انہوں نے تعارف کرایا تو مفتی سعد اللہ مکی پھڑک گئے سید محمد بن علوی مالکی نے خوب پذیرائی کی۔(۱۴) ۱۹۹۳ء میں راقم مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں بعض حلقوں میں اس نسبت سے جو پذیرائی کی گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ امام احمد رضا کی شخصیت کی تاثیر نے تو عیسائی غیر مسلموں کو بھی گرویدہ بنالیا----ڈاکٹر احمد یوسف انڈریوز کے مقالے کو دیکھ کر اس تاثیر کا اندازہ ہوتا ہے، جو حضرات امام احمد رضا سے اختلافات رکھتے ہیں ان کو بھی سنجیدگی سے امام احمد رضا کا مطالعہ کرنا چاہیے، مطالعہ ہی غیر محبوب کو محبوب بنادیتا ہے اور سچ کو جھوٹ سے الگ کر دیتا ہے۔ مولی تعالیٰ ہم کو علم وحکمت سے مشرف فرمائے اور علم وحکمت کے چراغ روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حواشی وحوالہ جات

(۱) محمد شہاب الدین رضوی: علمائے عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ممبئی،۱۹۹۶ء

(۲) محمد صادق قصوری نے اپنی کتاب تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت (کراچی ۱۹۹۲ء) میں امام احمد رضا کے عرب وافریقہ کے ۲۸ خلفاء کا ذکر کیا ہے۔ (ص ۳۵۔۱۹)

(۳) معارف رضا، کراچی ۱۹۹۹ء ص ۲۰۳-۲۱۵

(۴) معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۸ء، ص ۱۶۵-۱۸۹

(۵) ایضاً

(۶) آپ کے صاحب زادے شیخ علوی مالکی ۱۹۹۹ء میں کراچی تشریف لائے، دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی میں طلبہ کو درس حدیث دیا، مختصر تقریر فرمائی، امام احمد رضا بریلوی اور آپ کے صاحبزادے مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں سے اپنی روحانی اور علمی نسبتوں کا ذکر کیا اور مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ علامہ مفتی محمد جان نعیمی کو سند حدیث عطا فرمائی، راقم بھی اس محفل میں موجود تھا بلکہ راقم نے تو ۱۹۹۴ء میں دولت کدے پر مدینہ منورہ میں زیارت کی، اپنے دست مبارک سے علوفہ کھلایا، کتابیں عنایت فرمائیں اور از راہ شفقت و کرم خرقۂ لباس پہنایا۔ مسعود

(۷) محمد بن علوی مالکی: الطالع السعید، ص ۹، ۱۰۲

(۸) "بساتین الغفران" رضا دارالاشاعت، لاہور اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے تعاون سے شائع ہوئی۔

(۹) الامام الاکبر المجدد محمد رضا خاں والعالم العربی، رضا فاؤنڈیشن لاہور نے ۱۹۹۸ء میں شائع کی۔

(۱۰) ڈاکٹر حسین مجیب المصری، مصر کے جلیل القدر استاد اور فاضل ہیں، ۱۹۱۶ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ جامعہ ازہر (قاہرہ)، جامعہ عین الشمس، (قاہرہ) جامعہ بغداد، جامعہ حلوان وغیرہ میں درس دیتے رہے۔ شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، یورپ، ترکی، ایران وغیرہ کی ۲۶- جامعات آپ کے علمی فیض سے مستفیض ہوئیں آپ نے گیارہ زبان میں پڑھایا۔ تصانیف میں ۶۸ کتابیں ہیں اردو، عربی، فارسی، میں ۶- دواوین بھی ہیں۔ آپ مختلف ممالک سے اعزازات بھی حاصل کر چکے ہیں۔ آپ عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ مسعود

(۱۱) یہ سلام منظوم ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک فاضلانہ تقدیم ہے (۷-۷۷) پھر سلام پر گفتگو ہے (۷۸-۱۰۵) اس کے بعد عربی منظوم سلام ہے (۱۰۷-۱۳۶) آخر میں سلام کا اردو متن ہے (۱۳۷-۱۵۰) پھر مراجع ہیں (۱۵۰-۱۵۴)

(۱۲) اس دورے کے تفصیلی حالات ماہنامہ "معارف رضا"، کراچی شمارہ فروری ۲۰۰۰ء کے اداریہ میں مطالعہ کئے جا سکتے ہیں جو صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ قاہرہ میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام کی مزید تفصیلات ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (آفس سیکریٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا) کی کتاب "امام احمد رضا اور جامعۃ الازہر" (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء) میں مطالعہ کی جا سکتی ہیں مسعود

(۱۳) امام احمد رضا پر تحقیقی کام کی تفصیلات کتاب "امام احمد رضا اور عالمی جامعات" (مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء) میں مطالعہ کی جا سکتی ہیں۔ مسعود

(۱۴) عبدالمصطفیٰ اعظمی: معمولات الابرار بمعانی الآثار، لکھنؤ ۱۳۸۴ھ، ص ۲۰، ۳۰، ۲۹۸، ۳۰۶

(۱۵) ماہنامہ "معارف رضا" کراچی شمارہ جنوری، فروری، ۲۰۰۰ء

امام احمد رضا کی تعلیم ہر مذہب کیلئے رہنما ہے (بھارتی وزیر اعظم)

بھارتی وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری واجپائی نے اپنے ایک بیان میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کی تعلیم ہر مذہب کیلئے رہنمائی کرتی ہے۔

(بھارتی ٹیلی وژن نیوز)

امام احمد رضا کانفرنس

کراچی ۲۰۰۰ء

(رپورٹ : اقبال احمد اختر القادری)

برصغیر پاک و ہند کی تاریخ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی نوراللہ مرقدہ کے احسانات سے بھری پڑی ہے، دنیا کے سارے اسلامی ملکوں میں یہ قابل فخر اعزاز صرف پاکستان کو حاصل ہوا کہ اس کی پارلیمنٹ نے انکار ختم نبوت کی بنیاد پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر قانونی اور سیاسی طور پر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا، پاکستان کی پارلیمنٹ کے اس فیصلہ میں امام احمد رضا کے ان فتاوٰی کو کلیدی حیثیت حاصل رہی جو انہوں نے فتنۂ قادیانیت اور فتنۂ انکار ختم نبوت کے رد میں تحریر فرمائے تھے، میری معلومات کے مطابق پورے عالم اسلام میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے فتنۂ قادیانیت کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ صادر فرمایا، ان خیالات کا اظہار ممتاز عالم اور ورلڈ اسلامک مشن کے چیئر مین علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے بین الاقوامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا رجسٹرڈ پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والی امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۰ء سے خطاب کرتے ہوئے کیا، وہ کانفرنس کی صدارت فرما رہے تھے جبکہ مقالہ نگاران میں رکن اسلامی نظریاتی کونسل آف پاکستان اور تنظیم المدارس کے ناظم امتحانات علامہ غلام محمد سیالوی، جگر گوشۂ غزالیٔ زماں مدیر ماہنامہ "السعید" ملتان علامہ سید حامد سعید شاہ کاظمی، شیخ الحدیث دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد علامہ مفتی احمد میاں برکاتی، کراچی یونیورسٹی شعبۂ سیاسیات کے استاد پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ قادری، شعبۂ پیٹرولیم اور جیالوجی کے صدر پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری اور صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری شامل تھے ---علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ امام احمد رضا کی ہستی عالم اسلام کیلئے باعث شرف و عزت ہے، انہوں نے نہ صرف دینی بلکہ سیاسی میدان میں بھی بہانگ دہل رہبری کا فریضہ انجام دیا، ان کے بتائے ہوئے اصول و ضوابط آج بھی ہمارے لئے رہنما ہیں، امام احمد رضا کا پیغام محبت رسول ﷺ ہے اور اسی نقطہ پر وہ عالم اسلام کو متحد کرنا چاہتے تھے، مجھے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی عالمی سطح پر کارکردگی کا جان کر بے حد مسرت ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس ادارے کو ہمیشہ شاد آباد رکھے۔

کانفرنس کا آغاز بعد نماز مغرب رنگون والا ہال کراچی میں تلاوت قرآن اور امام احمد رضا کی نعت شریف سے ہوا۔ نظامت کے فرائض ڈاکٹر مجید اللہ قادری ادا کر رہے تھے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبداللہ قادری نے کہا کہ امام احمد رضا نہ صرف برصغیر بلکہ دنیا کے مسلمانوں کے امام اور رہنما ہیں بلکہ میں تو یہ کہنے میں بھی دریغ نہیں کرتا کہ وہ مسلمانوں ہی کے نہیں بلکہ تمام انسانیت کے رہبر و رہنما ہیں، ان کے فتاوٰی میں عالمی سطح پر انسانیت کی فلاح و بہبود سے متعلق اشارے جا بجا ملتے ہیں ایسے عظیم رہبر کی فکر کی اشاعت پر میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ علامہ مفتی احمد میاں برکاتی نے اپنے خطاب میں کہا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اسلاف سے جس قدر عقیدت و محبت کرتے تھے ان کا پیر خانہ بھی ان سے اسی قدر

محبت واحترام کا رشتہ رکھتا تھا یہ شرف کسی کسی کو ہی نصیب ہوا کرتا ہے ---- جگر گوشۂ غزالی زماں، ممتاز مذہبی اسکالر و سیاستداں علامہ سید حامد سعید کاظمی نے حضرت امام احمد رضا اور ان کا عشق رسول ﷺ کے حوالے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محبوب مجازی کا عشق محبوب کے حسن وجمال کا مرہون منت ہوا کرتا ہے یعنی اگر محبوب میں وہ حسن وجمال نہ ہوتا تو اس سے عشق نہ کیا جاتا یہی وجہ کہ زنانِ مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ظاہری حسن وجمال کو دیکھ کر اپنی انگلیاں کاٹ ڈالی تھیں مگر عشق حقیقی حسن جمال کا محتاج نہیں، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ داستان عشق رسول کا حسین باب ہیں، کاروان عشق رسول ﷺ میں ان کا عشق نمایاں چمک رہا ہے کیونکہ انہوں نے اپنے محبوب حقیقی سے دعا کی تھی کہ ؎

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ان کا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا اور لکھنا پڑھنا سب اتباع سنت اور تحفظ ناموس رسالت مآب کا آئینہ دار تھا، "فاضل بریلوی" چمنستان عشق رسول کا دوسرا نام ہے، ایسے عظیم عاشق کی یاد میں کانفرنس کرنا اور بین الاقوامی سطح پر تحقیقی کام کرنے پر میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو زبردست خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ہمیں اس عظیم ادارہ کے شانہ بشانہ چلنا اور تعاون کرنا چاہیے ---- صدر ادارہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری نے خطبۂ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ اب تک ڈیڑھ لاکھ کے قریب اردو، عربی، فارسی، سندھی، پشتو اور انگریزی زبانوں میں کتب شائع کر کے عالمی سطح پر تقسیم کر چکا ہے، ایشیاء اور یورپ میں امام احمد رضا کے تعارف اور ان پر تحقیقی و تصنیفی کام کے بعد اب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا عرب دنیا میں کام کرنا چاہتا ہے، انہوں نے کہا کہ ہم نے گزشتہ برس "مصر" کا دورہ کیا اور شیخ الازھر اور دیگر عالمی اسکالرز کو امام احمد رضا کا لٹریچر پہنچایا ہے جبکہ ہم مصر میں امام احمد رضا کانفرنس کر لینے کے بعد اب ان شاء اللہ تعالیٰ عراق میں بھی کانفرنس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس ضمن میں ورلڈ اسلامک مشن ہمارے ساتھ تعاون کرے تو ہم ممنون ہوں گے انہوں نے کہا کہ ادارہ کی کوششوں سے اب تک دو فاضل جامعہ الازہر سے امام احمد رضا پر ایم فل کر چکے ہیں جبکہ دو مزید اسکالر کام کر رہے ہیں، ہماری کوششوں سے فاضل بریلوی کا سلام عربی میں ترجمہ ہو کر مصر ہی سے کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے ادارہ نے آپے بڑھتے ہوئے تحقیقی کام کے ابلاغ کے لئے جنوری ۲۰۰۰ء سے "سالنامہ" معارف رضا، کو "ماہنامہ" کر دیا ہے جو علمی و دینی جرائد میں اپنی مثال آپ ہے ---- علامہ غلام محمد سیالوی نے اپنے خطاب میں امام احمد رضا کی فقہی خدمات اور ان کے علمی کمالات کا ذکر کرتے ہوئے ادارہ کی خدمات کو سراہا ---- ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے مولانا محرم علی شاہ چشتی لاہوری کے نام امام احمد رضا کے ایک مکتوب کے حوالے سے اتحاد امت اور اصلاح معاشرہ کیلئے فاضل بریلوی کی خدمات کا جائزہ پیش کیا ---- اس موقع پر ماہنامہ معارف رضا کراچی کا "تعارفی شمارہ امام احمد رضا کانفرنس نمبر" اور دیگر بروشر تقسیم کئے گئے، آخر میں مولانا سرفراز احمد اختر القادری نے فاضل بریلوی کا تحریر کردہ صلوٰۃ و سلام "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" پیش کیا جبکہ علامہ شاہ احمد نورانی نے ادارہ کی ترقی، ملک پاکستان اور عالم اسلام کے تحفظ وبقاء کے لئے دعا کی اور یوں اس دینی و علمی محفل کا اختتام ہوا۔

أحمد رضا قطب العرب والعجم

دكتور

حازم محمد محفوظ

قسم اللغة الأردية وآدابها

جامعة الأزهر الشريف

مدينة نصر - القاهرة - مصر

العُربُ مثل العُجمُ قد أحببتَها ∴ وزرعت فيها الحُبَّ بالوجدان

وكسوتها وملأت كل رحابها ∴ علم الفقيه بسنةٍ وبيان

وفتحت آفاق العلوم متوجاً ∴ بالنور والملكوت والبرهان

قد قال الهمنى الصواب محبة ∴ فى الهاشميِّ المصطفى العدنان

هذا هو القطب المعظم اسمهُ ∴ أحمد رضا من نوره أعطانى

أحمد رضا وهب الحياة محبة ∴ برسوله واللهِ والقرآن

لم يكتم الشعراء عنك مديحَهم ∴ عِقد المكارم عنده كجُمان

نم يا عروس الروض نومة هانىء ∴ ذكراك فى كل القلوب تهانى

لعجم

يهـا الخـبً بـالوجدان

ـــه بسـنةِ وبيـان

لملكـوت والبرهـان

مىً المصطفـى العدنـان

ا مـن نـوره أعطـانى

والـلــهِ والقـرآن

ـارم عنـده كجُمـان

ى كـل القلـوب تهـانى

ادارہ

مدیر اعلیٰ: صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری
مدیر: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری
نائب مدیر: اقبال احمد اختر القادری

چراغ علم جلاؤ

ماہنامہ معارفِ رضا کراچی

خود بھی رکن بنئے اور احباب و رشتہ داروں کے نام رسالہ جاری کروا کر چراغ علم جلایئے۔

سالانہ رکنیت فیس =/120 روپیہ، تاحیات =/4000 یکمشت، بیرون ممالک =/10 ڈالر تاحیات =/300 ڈالر یا اس کے مساوی پاکستانی کرنسی رقم بذریعہ منی آرڈر / بینک ڈرافٹ ارسال فرمائیں رسالہ ہر ماہ آپ کے دیئے پتے پر ملتا رہے گا، اپنا پتہ صاف تحریر فرمائیں

مراسلت: ۲۵، جاپان مینشن رضا چوک (ریگل) صدر، کراچی 74400، پوسٹ بکس نمبر 489
فون: 021-7725150-7771219 (E.mail:marifraza@hotmail.Com)